Postal Reg. No. L/P/GDP-1-DEC 2006

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ    نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ    وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
# بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

جلد 55

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شمارہ 4

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

25 ذوالحجہ 1426 ہجری 26 صلح 1385 ہش 26 جنوری 2006

## اخبار احمدیہ

قادیان 21 جنوری (مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اپنے دورہ ماریشس اور قادیان کے حالات و واقعات بیان فرمائے احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

**صحابہؓ کی زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا عملی ثبوت تھا۔ مَیں یہی نمونہ صحابہؓ کا اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو وہ مقدم کرلیں اور کوئی امر ان کی راہ میں حائل نہ ہو۔**

## ﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

’’اسی طرح پر انبیاء علیہم السلام کی خاصیت ہوتی ہے کہ مومن اور کافر ان کے طفیل سے اپنے کفر اور ایمان میں کمال کرتے ہیں۔ لکھا ہے کہ ابوجہل کا کفر پورا نہ ہوتا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے۔ پہلے اس کا کفر مخفی تھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر اس کا اظہار ہوگیا۔ اسی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صدق بھی مخفی تھا جو اس وقت ظاہر ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روحانی دعوت کی۔ ایک نے اس دعوت کو قبول کیا اور دوسرے نے انکار کردیا۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے ﴿فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا﴾ (البقرۃ:11) انبیاء و رسل اس خباثت اور شقاوت کو جو ان کے اندر ہوتی ہے ظاہر کردیتے ہیں۔ قرآن شریف نے انبیاء و رسل کی بعثت کی مثال مینہ سے دی ہے۔

﴿وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ۔ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا﴾ (الأعراف:59) یہ تمثیل اسلام کی ہے۔ جب کوئی رسول آتا ہے تو انسانی فطرتوں کے سارے خواص ظاہر ہو جاتے ہیں۔ ان کے ظہور کا یہ خاصہ اور علامات ہیں کہ مخلص سعید الفطرت اور مستعد طبیعت کے لوگ اپنے اخلاص اور ارادت میں ترقی کرتے ہیں اور شریر شرارت میں بڑھ جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب خبیث اور منکر گروہ نے شرارتیں کرنی شروع کیں اور دُکھ اور ایذا رسانی کے منصوبے کئے اُس وقت معلوم ہوا کہ کیسی کیسی خبیث روحیں ہیں۔ ایک وہ لوگ تھے کہ انہوں نے آپؐ کی راہ میں سر کٹوا ڈالے۔ ان کے حالات اور واقعات کو دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ ان میں کیسا اخلاص اور ارادت تھی۔ فی الحقیقت ان کا اُسوہ، اُسوۂ حسنہ ہے۔ یہاں تک کہ ان میں سے اگر کسی کا ایک ضرب سے سر نہیں کٹا تو اس کو شک ہوا کہ شہید نہیں ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں کیسے فدا تھے۔ لکھا ہے کہ ایک صحابی نے اپنے مخالف کو ایک تلوار ماری۔ اس کے نہ لگی مگر اپنے لگی۔ دوسرے نے کہا کہ شہید نہیں ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور پوچھا کہ کیا شہید نہیں ہوا؟ آپؐ نے فرمایا دو اجر ملیں گے۔ ایک یہ کہ دشمن پر حملہ کیا اور دوسرا اس لئے کہ اپنے آپ کو محض خدا تعالیٰ کے لئے خطرہ میں ڈالا۔ اس قسم کا ایمان ان لوگوں کا تھا۔ پس جب تک اس قسم کا اخلاص اور استقامت اللہ تعالیٰ کے لئے حاصل نہ ہو کچھ نہیں بنتا۔

باقی صفحہ نمبر ( 5 ) پر ملاحظہ فرمائیں

## ہر روز جو جماعت احمدیہ پر طلوع ہوتا ہے اس میں ہم اللہ کے فضلوں کے نظارے نئی شان سے دیکھتے ہیں اور یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ کے کئے ہوئے وعدوں کے مطابق ہے

**قادیان والوں کو میں کہتا ہوں کہ اس جدائی کے غم کو دور کرنے کے لئے اور دوبارہ بغیر کسی روک کے ملنے کے لئے اپنے آنسوؤں کو ہمیشہ بہنے والا بنالیں اور اہل پاکستان اور اہل ربوہ بھی ہمیشہ اپنے آنسوؤں کو اللہ کے حضور گرتے ہوئے بہنے والا بنالیں اپنی عبادتوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں اور اللہ کے حضور اتنا گڑگڑائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت فرماتے ہوئے ہماری کامیابی کی منزلیں قریب تر کردے**

(خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برفرمودہ ۲۰ جنوری ۲۰۰۶ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن)

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا گذشتہ تقریباً پونے دو ماہ سے میں دورے پر تھا۔ ماریشس اور قادیان کے جلسوں میں شرکت کی۔ فرمایا 2005 میں اللہ کے فضل سے تقریباً 10 ملکوں کے جلسوں میں شمولیت کی توفیق ملی جس میں پہلا سپین اور آخری قادیان تھا۔

فرمایا الحمدللہ گذشتہ سال بھی اللہ کے فضلوں کی بارش دیکھی، ہر روز جو جماعت احمدیہ پر طلوع ہوتا ہے اس میں ہم اللہ کے فضلوں کے نظارے نئی شان سے دیکھتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے وعدوں کے مطابق ہے۔ سال میں ایک دفعہ تو ان کا ذکر ممکن نہیں اگر وقفے وقفے سے بھی ذکر کیا جائے تب بھی اللہ کے فضلوں کے نظارے نہیں دکھائے جاسکتے بہرحال عام طور پر سفر کے کچھ حالات بیان کرتا ہوں اس لحاظ سے اس سفر کے بارے میں کچھ بتاؤں گا۔

فرمایا اس دورے کا پہلا سفر تقریباً دو ہفتے کا ماریشس کا تھا ماریشس چھوٹا سا جزیرہ ہے اس کی آبادی تقریباً 12-13 لاکھ ہے ملک کی اکثریت ہندو ہے مسلمانوں کی آبادی تقریباً 16-17 فیصد ہے اور احمدی چند ہزار ہیں لیکن یہ چند ہزار احمدی بھی ماشاء اللہ جوش، جذبے اور اخلاص اور وفا سے بھرے ہوئے ہیں اسلئے نمایاں نظر آتے ہیں۔

باقی صفحہ نمبر ( 6 ) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

# حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ہند کی مختصر جھلکیاں

**مینارۃ المسیح کا معائنہ - ڈی سی صاحب گورداسپور، ایس ڈی ایم بٹالہ اور نائب تحصیلدار قادیان کی حضور انور سے ملاقات - مختلف ممالک اور علاقوں کے افراد سے فیملی و انفرادی ملاقاتیں - ناظمین و کارکنان جلسہ سے خطاب - لنگر خانوں کا معائنہ اور ہدایات - غیر مسلم مذہبی و سیاسی معزز شخصیات کی حضور انور سے ملاقات - پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا کی وسیع پیمانے پر تشہیر**

رپورٹ مرتبہ عبد الماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن (قسط -3)

## 19 دسمبر بروز سوموار

صبح 6 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اور مختلف دفتری امور سرانجام دیئے۔

پونے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مینارۃ المسیح کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے اس موقع پر حضور انور نے ایک احمدی انجینئر کو بعض ہدایات دیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 13 مارچ 1903ء کو بروز جمعہ مسجد اقصیٰ کے صحن میں منارۃ المسیح کا سنگ بنیاد رکھا۔ بعض وجوہات کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے عہد مبارک میں اس کی تکمیل نہ ہو سکی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت کے پہلے ہی سال مورخہ 27 نومبر 1914ء کو منارۃ المسیح کی نامکمل عمارت پر اپنے دست مبارک سے اینٹ رکھ کر اسکی تعمیر کا کام دوبارہ شروع کروایا۔ اور 16 فروری 1923ء کو یہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ یہ خوشنما اور دلکش مینارہ 105 فٹ اونچا ہے اس کی تین منزلیں ہیں اور اوپر گنبد اور 92 سیڑھیاں ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دیرینہ خواہش کے مطابق منارہ پر ان مخلصین چندہ دہندگان کے نام درج ہیں جنہوں نے ایک ایک سو روپیہ چندہ دیا تھا اُس زمانہ میں اس منارہ کی تعمیر پر 5963 روپے خرچ ہوئے تھے۔

منارۃ المسیح کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر نظارت اشاعت کا بھی معائنہ فرمایا۔

اس معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں ہندوستان کی جماعتوں Asnoor, Kerala, Amroha کے علاوہ بنگلہ دیش متحدہ عرب امارت۔ سنگاپور اور پاکستان کی جماعتوں ربوہ، شیخوپورہ، راولپنڈی، اسلام اباد، اوکاڑہ اور گولیکی سے آنے والے احباب جماعت اور 16 فیملیز کے 180 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کی۔ اور تصاویر بھی بنوائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجے تک جاری رہا۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سوا ایک بجے مسجد مبارک میں تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے حضور انور سے ملاقات کے لئے ضلع گورداسپور کے ڈی سی دویک پرتاپ سنگھ صاحب اپنے دو ساتھیوں ایس ڈی ایم بٹالہ اور نائب تحصیلدار قادیان کے ہمراہ تشریف لائے ہوئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈی سی صاحب سے ملاقات کے دوران فرمایا کہ اب تک آپ کے انتظامات اچھے جارہے ہیں۔ مزید رش پڑے گا تو پتہ چلے گا کیا صورتحال بنتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا بجلی کا مسئلہ بھی ہو سکتا ہے۔ بجلی کا لوڈ بڑھے گا۔

حضور انور نے فرمایا جلسہ کے انتظامات کے تعلق میں آپ کیا جائزے لے رہے ہیں۔ کون کون سے کام کرنے والے ہیں۔ اس پر ڈی سی صاحب نے کہا کہ جماعت کی انتظامیہ جو کام بھی ہمیں بتاتی ہے ہم کر دیتے ہیں اور کوشش یہی ہوتی ہے کہ سب ضرورتیں پوری ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک استفسار پر ڈی سی صاحب نے بتایا کہ گورداسپور ضلع کی آبادی 23 لاکھ کے قریب ہے ضلع گورداسپور پنجاب کے 17 ضلعوں میں سے آبادی کے لحاظ سے پہلے پانچ میں ہے۔

حضور انور نے جماعت سے تعاون کرنے پر ڈی سی کا شکریہ ادا کیا اس پر ڈی سی صاحب نے کہا قادیان کا شہر تاریخی شہر ہے یہاں کام کرنا ہمارا فرض ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں 15/14 سال قبل یہاں آیا تھا راستے خراب تھے جھٹکے لگتے تھے۔ اب تو بڑی اچھی سڑک بن گئی ہے۔ راستے اچھے بن گئے ہیں۔ حضور انور نے زرعی لحاظ سے دریافت فرمایا کہ آپ کے ضلع میں کونسی تحصیل مہنگی ہے۔ جس پر ڈی سی صاحب نے بتایا کہ قریبا سارے ضلع کی زمین ایک جیسی ہے قادیان کی میونسپلٹی کی حدود بڑھانے کے بارہ میں ڈی سی صاحب نے بتایا کہ پلاننگ ہو رہی ہے۔

ڈی سی کی حضور انور سے یہ ملاقات پونے پانچ بجے تک جاری رہی۔ ملاقات کے اختتام پر ڈی سی صاحب اور ان کے دونوں ساتھیوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

اس کے بعد حضور انور بہشتی مقبرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر دُعا کیلئے تشریف لے گئے۔ آج پھر جاتے ہوئے بھی اور آتے ہوئے بھی راستہ کے دونوں طرف احباب کا ایک ہجوم تھا اور اتنی کثرت سے لوگ حضور انور کے دیدار کے لئے راستوں کے اردگرد جمع تھے کہ کھڑے ہونے کیلئے جگہ نہیں ملتی تھی۔ آج بھی مسلسل نعرے لگائے جارہے تھے اور لوگ اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کو السلام علیکم کہہ رہے تھے حضور انور بار بار اپنا ہاتھ بلند کرتے اور سب کے سلام کا جواب دیتے۔ نوجوان خواتین اور بچیاں اپنے ہاتھوں میں کیمرے لئے مسلسل حضور انور کی تصاویر کھینچ رہی تھیں۔ سینکڑوں کیمرے تھے جو قادیان کی گلی کوچوں میں چلتے ہوئے حضور انور کے لمحہ لمحہ کو محفوظ کر رہے تھے۔ بہشتی مقبرہ سے واپسی پر پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج بنگلہ دیش کے علاوہ ہندوستان کی 12 جماعتوں Shimoga, Asnoor, Bhadrak, Rajisthan, Colcata, Hyderabad, Bhratpur, Kardapalli, Markara, Kalaban, Charkot اور پاکستان کی دس جماعتوں Shekuhpura, Lahore, ‹Bahawalpur, Rabwah Sind, Islamabad, Sahiwal گوجرانوالہ مرید کے اور راہوالی سے آنے والی 25 خاندانوں کے 294 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام سات بجے تک جاری رہا۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں تشریف لاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج بھی اخبارات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر قادیان اور پروگراموں کے بارے میں خبریں شائع ہوئیں۔

روزنامہ ہندوستان ٹائمز نے اپنی 19 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں ایس ایس پی بٹالہ کی کتاب کی تقریب رونمائی کی رپورٹ شائع کی۔

روزنامہ ہندسماچار جالندھر نے اپنی 19 دسمبر 2005 کی اشاعت میں قادیان اور گردونواح سے آنے والے معزز مہمانوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کی تفصیلی رپورٹ شائع کی اور ان میں سے بعض سرکردہ مہمانوں کے حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی شائع کی۔

اس اخبار نے تفصیلی خبر دیتے ہوئے لکھا کہ ’جماعت احمدیہ کے روحانی خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد جو آج کل بھارت آئے ہوئے ہیں سے ملاقات کرنے کیلئے قادیان کے ایم ایل اے و چیئرمین پنجاب پردوشن کنٹرول بورڈ شری ترپت راجندر سنگھ باجوہ اسسٹنٹ ایڈوکیٹ جنرل اردمن جیت سنگھ سندھو پنجاب کسان کھیت ومزدور سیل کے پنجاب جنرل سیکرٹری بلوندر سنگھ منٹو باجوہ، سابق کیبنٹ منتری پنجاب شری سیوا سنگھ سیکھواں، شرومنی یوتھ اکالی دل بادل کے ضلع جنرل سیکرٹری شری نریندر سنگھ سکھواں یادوندر سنگھ بٹر، قادیان شرومنی اکالی دل پردھان سجن سنگھ دھندل نیشنل ایوارڈی وممبر گورونانک دیو یونیورسٹی شری منوہر لال شرما، سابق پردھان نگر کونسل حکیم سورن سنگھ، نونیت جیولرز، بابا آیا سنگھ ریاڑکی کالج تغلوال کے پرنسپل شری سورن سنگھ ورک اور گگن دیپ سنگ کے علاوہ سکول اور کالجوں کے اساتذہ اور طالبات بھی شامل ہوئیں۔

اس موقع پر جماعت احمدیہ کے روحانی خلیفہ نے بابا آیا سنگھ ریاڑکی کالج کی طالبات کو پن یادگاری تحفہ کے طور پر دیئے اور فرمایا پنجاب میں بابا آیا سنگھ ریاڑکی کالج کے پرنسپل نے بچوں کی تربیت کا بیڑا اٹھایا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ خوش نصیب ہیں جو آپ کو ایسا رہبر ملا ہے۔ اچھی مائیں اچھی ٹیچر ہوتی ہیں۔ مائیں ہی ہیں جو آئندہ قوم کی تعلیم وتربیت وترقی کی سنگ میل ہوتی ہیں۔ سابق منتری پنجاب سیوا سنگھ سیکھواں نے کہا کہ میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ جماعت احمدیہ کے روحانی خلیفہ اتنے روشن و کھلی ذہنیت کے مالک ہو سکتے

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

# خطبہ جمعہ

**اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کو خلافت سے وابستگی اور اخلاص ہے لیکن تبلیغ کی طرف اس طرح توجہ نہیں دی جارہی جس طرح ہونی چاہیے۔ اس لئے جماعتی نظام بھی اور ذیلی تنظیمیں بھی دعوت الی اللہ کے پروگرام بنائیں۔**

**اپنی چھوٹی چھوٹی رنجشوں کو بھلا کر ایک دوسرے سے پیار اور محبت کا تعلق پیدا کریں تاکہ جماعت کی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے والے بن سکیں۔**

**ماریشس کے ابتدائی مخلص وباوفا احمدیوں اور ابتدائی مبلغین کی قربانیوں کا تذکرہ اور احباب جماعت کو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے اور اپنے اخلاص ووفا کو بڑھانے اور اسے آئندہ نسلوں میں قائم کرتے چلے جانے کی پُراثر نصائح**

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 9 دسمبر 2005ء بمقام مسجد دارالسلام، روز ہل، جزائر ماریشس

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

الحمدللہ کہ ماریشس کا یہ میرا پہلا دورہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اختتام کو پہنچ رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کل یہاں سے روانگی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ اس چھوٹے سے جزیرے کی مخلص اور باوفا جماعت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے اخلاص ووفا میں اضافہ فرماتا رہے۔ اور آپ ہمیشہ ان خواہشات کو پورا کرنے والے ہوں جو یہاں کے ابتدائی احمدیوں اور آپ کے بزرگوں نے آپ کے بارے میں رکھیں اور آپ ہمیشہ ان دعاؤں کے وارث بننے والے ہوں جو آپ کے بزرگوں نے اپنی نسلوں کے بارے میں کیں۔ ان لوگوں نے انتہائی مشکل حالات میں یہاں احمدیت کے پودے کو اگایا اور اسے پروان چڑھایا۔ مخالفتوں کے باوجود ان کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی وہ لوگ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے رہے اور اس سے مدد اور طاقت مانگتے رہے۔ باوجود اس کے کہ وہ لوگ یہاں دنیا کمانے آئے تھے لیکن انہوں نے ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ اور یہ وہ سبق ہے اور یہ وہ اعلیٰ نمونہ ہے جو آپ کے بزرگوں اور ابتدائی احمدیوں نے آپ کو دیا ہے۔ اور ان کی یہ وہ مثالیں ہیں جو وہ آپ کے سامنے رکھ گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جزیرے میں احمدیت 1912ء میں خلافت اولیٰ کے زمانے میں آئی۔ یہاں کے ابتدائی احمدیوں میں سے نوردیا صاحب، ماسٹر محمد عظیم سلطان غوث صاحب، میاں جی رحیم بخش صاحب، میاں جی سبحان محمد رجب علی صاحب وغیرہ ہیں۔ بہرحال یہ ایک لمبی فہرست ہے جو 1912ء سے لے کر 1920ء تک کے عرصے میں احمدی ہوئے۔ انہیں مخالفتوں کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ ان میں سے بعض کے خلاف قتل کے مقدمے بھی بنائے گئے۔ لیکن جس سچائی کو وہ پہچان چکے تھے اس سے وہ ذرا بھر بھی پیچھے نہیں ہٹے۔ بلکہ پہلے مبلغ آنے تک انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا خلیفہ وقت سے براہ راست تربیت پانے والے کسی شخص کو دیکھا بھی نہیں تھا۔ لیکن اس کے باوجود وہ اخلاص ووفا میں بڑھتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام دعاوی پر جن کا اس وقت تک ان کو علم تھا یا نہیں تھا وہ ایمان لانے والے تھے اور اس فکر میں رہتے تھے کہ ان کو مانیں۔ اس فکر میں رہتے تھے کہ کہیں ہم سے یا ہماری نسلوں سے ایمان ضائع نہ ہو جائے۔ چنانچہ مکرم ایم اے سلطان غوث صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں جماعت کے حالات کے بارے میں لکھا اور مبلغ بھجوانے کے بارے میں درخواست کی، اپنی وفا اور تعلق کا اظہار کیا۔ آخر میں لکھا پیارے آقا آپ ہمیں راستہ دکھایئے اور ہمیں اپنے مذہب کی تعلیم سے مزید آشنا کیجئے۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق میں اس طرح کھوئے ہوئے تھے، آپ کی سیرت کو اس طرح وہ جاننا چاہتے تھے کہ آخر میں وہ لکھتے ہیں کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح کی کوئی جلد بھیجی جائے تو مجھ پر بڑا احسان ہوگا۔ تو ان لوگوں کو مزید سیکھنے کا بہت شوق تھا اور بار بار مبلغ بھجوانے کا مطالبہ کرتے تھے۔ آخر ان کی خواہش کے مطابق 1915ء میں حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ ماریشس پہنچے۔ لیکن پورٹ پر ہی ان کو روک لیا گیا۔ اور دوسرے مسلمانوں کی طرف سے اس وقت بھی بڑی کوشش ہوئی کہ انہیں واپس بھجوا دیا جائے۔ آخر روشن علی بھنو صاحب کی 30 ہزار روپے کی ضمانت پر انہیں ماریشس کی سرزمین پر اترنے کی اجازت ملی۔ مکرم صوفی غلام محمد صاحب کی کوششوں سے ماشاء اللہ جماعت آہستہ آہستہ بڑھنی شروع ہوئی۔ دوسرے مبلغ یہاں حضرت حافظ عبید اللہ صاحبؓ آئے۔ اور آپ نے بھی انتھک محنت اور کوشش سے جماعت کو آگے بڑھایا۔ اور آخر یہیں ان کی وفات ہوئی۔ ان کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبہ جمعہ میں ان کے بارے میں فرمایا کہ مولوی عبید اللہ ہمارے ملک میں سے تھا جس نے عمل سے ثابت کر دیا کہ وہ دین کے لئے زندگی وقف کرنا اور پھر اس عہد کو نبھانا دونوں باتوں کو جانتا تھا۔ شہادت کا پہلا موقع عبید اللہ کو ملا یعنی ہندوستان کے کسی شخص کی شہادت کا۔ فرمایا ہمیں اس کی موت پر فخر ہے تو اس کے ساتھ صدمہ بھی ہے کہ ہم میں سے ایک نیک اور پاک روح جو خدا کے دین کی خدمت میں شب وروز مصروف تھی جدا ہوگئی۔

پھر حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ کی واپسی پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ کو یہاں بھجوایا۔ آپ یہاں 29 جولائی 1928ء کو پہنچے۔ حضرت حافظ جمال احمد صاحب نے روانگی کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے درخواست کی کہ ان کے بچوں کو بھی ساتھ جانے کی حضور اجازت فرمائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس شرط پر ان کو اجازت دی کہ پھر ساری زندگی وہیں گزارنی ہوگی۔ واپس آنے کی کبھی بھی اجازت نہیں ہوگی۔ جب ان کے بچے جوان ہوئے تو رشتوں کے لئے انہوں نے آنے کی اجازت چاہی۔ حضور نے فرمایا نہیں، اپنے وعدے کے مطابق وہیں رہیں۔ اس وقت جماعت کے مالی وسائل اس قابل نہ تھے کہ ان کو واپس بلایا جا سکتا۔ حضرت حافظ جمال احمد صاحب نے بھی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ کا خوب حق ادا کیا۔ مسلموں اور غیر مسلموں دونوں میں آپ نے خوب احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ حضرت حافظ جمال احمد صاحب جیسا کہ آپ جانتے ہیں یہیں دفن ہیں۔ آپ کے بچے بھی یہیں ہیں۔

حضرت حافظ جمال احمد صاحب کی وفات پر خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے کام اور خدمات اور قربانیوں کا ذکر فرمایا۔ نیز فرمایا ”وہ زمین مبارک ہے جس میں ایسا اولوالعزم اور پارسا انسان مدفون ہوا“۔ تو ان سب پرانے احمدیوں کا جن میں سے چند ایک کا میں نے ذکر کیا ہے اور ان ابتدائی مبلغوں کا میں نے ذکر اس لئے کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو احساس رہے کہ جماعت کے ابتدائی بزرگوں نے اور ان مبلغین نے اس ملک میں احمدیت کو پھیلانے اور اپنے اندر احمدیت کو قائم رکھنے کے لئے کیا کیا کام کئے ہیں۔ اس سے پوری تصویر تو سامنے نہیں آتی لیکن کچھ نہ کچھ پتہ لگ جاتا ہے۔ اس کے لئے آپ جب تک ان پرانے بزرگوں کی تاریخ نہ پڑھیں آپ کو پتہ نہیں لگے گا کہ وہ لوگ کس طرح قربانیاں دیتے رہے۔ تو بہرحال ان لوگوں نے قربانیوں کی بڑی اعلیٰ مثالیں قائم کیں۔ آپ کو میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ ان کی قربانیوں کو بھلا نہ دیں۔ ہمارے مبلغین کے لئے بھی ان مبلغین کی قربانیاں قابل تقلید ہیں۔ اپنے بزرگوں کے اس عمل اور احمدیت کے لئے اس درد کو بھلا نہ دیں۔ جس طرح ان بزرگوں نے کوشش کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو سیکھیں اور اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں اور پھر اسے آگے پھیلائیں، آپ بھی اس پر عمل کریں۔ آپ کے بزرگوں نے احمدیت کو اس لئے قبول کیا

کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو سن کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے احمدیت کی تبلیغ کو آگے اس لئے پھیلایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کہ جو تم اپنے لئے پسند کرو وہ اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرو اس لئے انہوں نے اس فرض کو ادا کیا۔ اب آپ کا بھی فرض بنتا ہے کہ اس نکتہ کو سمجھیں اور جہاں احمدیت کے انعام کے وارث ہونے کے بعد اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے چلے جانے کی کوشش کرتے رہیں، اپنی نسلوں میں بھی احمدیت کی حقیقی تعلیم کو دلوں میں راسخ کئے جانے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔ وہاں اس خوبصورت پیغام کو دوسروں تک بھی پہنچائیں۔ اور یہ کام آپ اس وقت احسن رنگ میں کر سکیں گے جب اپنے ہر عمل کو اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں گے۔

یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ کیا ہے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اور 1907 میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہی یہ پیغام اس جزیرے میں پہنچ گیا جس کو زمین کا کنارہ بھی کہا جاتا ہے اور بغیر کسی مبلغ کے یہاں اللہ تعالیٰ نے دلوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف پھیرنا شروع کر دیا۔ اور اب تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وسائل بھی عطا فرما دیئے ہیں جن سے چوبیس گھنٹے آپ کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ رہا ہے۔ یہ تو خدا تعالیٰ کی اٹل تقدیر ہے۔ اس نے تو انشاء اللہ تعالیٰ پورا ہو کر رہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا ہے اور دل پھیرنے ہیں۔ جس طرح آج مخالفین آپ کے خلاف نعرے لگاتے ہیں اس ابتدائی زمانے میں بھی یہ نعرے لگاتے تھے جب احمدیوں کی تعداد چند ایک تھی اور جیسا کہ میں نے کہا ان کے خلاف بڑے سخت منصوبے بنائے جا رہے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان مخلصین کی تضرعات اور دعاؤں کو سنا اور ہر شر سے احمدیت کو محفوظ رکھا۔

ان ابتدائی مخلصین اور فدائین میں جن کا میں نے ذکر کیا ہے کچھ اور بھی ہیں، ذکر کر دیتا ہوں۔ یعنی عباس کاہلوں صاحب، حاجی سلیمان اچھا صاحب، لطیف بخت صاحب، مولا بخش بھنو صاحب وغیرہ۔ مناف سوکیہ صاحب اسی طرح سدھن فیملی کے بزرگ تھے، جواہر فیملی کے بزرگ تھے، محراب فیملی کے بزرگ تھے، نوبھے فیملی کے بزرگ تھے، درگاہی فیملی کے بزرگ تھے، عبدالرحمن صاحب تھے، بدھن خاندان کے بزرگ تھے، سلیمان تیجو صاحب تھے، یہ سب لوگ ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ ان کا نام میں نے اس لئے لیا ہے کہ ان خاندانوں کے افراد کو ذاتی تعلق کی وجہ سے احساس ہو کہ ہمارے بزرگوں نے احمدیت کی تعلیم کو اپنایا اور اس پر قائم رہے۔ یہ لوگ وہ تھے جو ہمیشہ اللہ کے آگے جھکے رہے۔ اپنے اخلاص و وفا کو بڑھاتے رہے اور اس بات کو اپنی نسلوں میں بھی قائم کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ پس ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپ بھی یہ اعمال بجا لائیں۔ اس اہم کام کو دنیا کی چکا چوند اور دنیا کے پیچھے دوڑنے کی وجہ سے بھول نہ جائیں۔ آپ کا جوش اور وفا کا تعلق عارضی نہ ہو۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ اگر آپ نے اپنے دلوں میں اور اپنی اولادوں کے دلوں میں یہ اخلاص و وفا کا تعلق قائم رکھا تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ اپنے ترقی کے قدم دیکھتے رہیں گے۔ پس ہر وقت اس کوشش میں رہیں کہ ہم قرآن کریم کے حکموں کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو مکمل طور پر اپنانے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ کیسی تبدیلی ہے جو آپ ہمارے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں؟۔

آپ فرماتے ہیں:

"سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ سچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو"۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تعلیم کے مطابق ہر احمدی کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق جوڑے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرے۔ نمازوں کی طرف توجہ کرے، عبادات کی طرف توجہ صرف رسمانہ ہو بلکہ حقیقت میں یہ نیکیاں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں قائم رکھتے ہوئے پیدا ہو رہی ہوں۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ وہ بدیاں کیا ہیں؟۔ بظاہر عبادتیں کرنے والے ہوتے ہیں لیکن بعض برائیوں میں گرفتار ہوتے ہیں۔ ان کی عبادتیں ان کو کچھ فائدہ نہیں دے رہی ہوتیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے تو ایسے لوگوں کی عبادتیں دوسروں پر نیک اثر ڈالنے کی بجائے بد اثر ڈال رہی ہوتی ہیں اور ان کو خود بھی کوئی فائدہ نہیں دے رہی ہوتیں۔ کمزور ایمان والوں اور کچے ذہنوں کو مذہب سے دور لے جا رہی ہوتی ہیں۔

اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اکثر فرمایا ہے کہ حقوق دو قسم کے ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور دوسرے حقوق العباد۔ پس جہاں آپ حقوق اللہ ادا کر رہے ہوں وہاں حقوق العباد بھی ادا کرنا ضروری ہے۔ حقوق العباد میں آپس میں محبت اور بھائی چارے کا تعلق پیدا کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اور یہی بنیادی چیز ہے جس سے کہ انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرتا ہے پس اس بنیادی چیز کو پکڑ لیں۔ جماعت میں مضبوطی پیدا کرنے کے لئے ہر قسم کی ناراضگیوں کو دور کر کے محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا کریں۔ ایک دوسرے کو معاف کرنا سیکھیں۔ اس سے خدا سے تعلق مزید مضبوط ہو گا اور مزید نیکیاں اختیار کرنے اور برائیاں چھوڑنے کی توفیق ملے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو اپنی جماعت کے تقویٰ کے معیار کو بہت اونچا دیکھنا چاہتے ہیں۔ پس جہاں ان معیاروں کو حاصل کرنے کے لئے آپ عبادات کی طرف توجہ کریں۔ وہاں آپس کی محبت اور پیار اور ایک جان ہونے کی طرف بھی توجہ کریں۔ یہاں مخالفت بھی کافی ہے اور مخالفین بھی یقیناً اس کوشش میں ہیں کہ یا تو ڈرا کر یا آپ میں بداعتمادی پیدا کر کے آپ کو کمزور کیا جائے۔ پس اپنی چھوٹی چھوٹی رنجشوں کو بھلا کر ایک دوسرے سے پیار اور محبت کا تعلق پیدا کریں۔ تا کہ جماعت کی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے والے بن سکیں۔ ہمیشہ قرآن کریم کے اس حکم کو اپنے سامنے رکھیں کہ ﴿وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا﴾ (الانفال: 47)۔ اور آپس میں جھگڑے نہ کیا کرو اگر ایسا کرو گے تو تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا۔ اور صبر سے کام لو۔ پس ہر احمدی کو چاہئے کہ آپس کے لڑائی جھگڑے اور آپس کے اختلافات ختم کر دے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق صبر سے کام لے۔ غیروں کے مقابلے میں تو ہم صبر سے کام لیتے ہیں۔ گالیاں سن کر اکثر اوقات چپ رہتے ہیں۔ لیکن آپس میں بعض اوقات چھوٹی چھوٹی باتوں پر معاملات، سالوں ناراضگیاں چلتی رہتی ہیں۔ حالانکہ ہمیں تو یہ حکم ہے کہ آپس میں زیادہ محبت کا سلوک کرو۔ دیکھیں جو وقار آپ کے بڑوں نے بنایا، جماعت کو مخالفت کے باوجود ایک مقام دلانے کی کوشش کی اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی اس نیک نیتی اور جماعت کی خاطر قربانی کو قبول فرمایا۔ آج ان کا نام جماعت کی تاریخ کا حصہ ہے۔ آپ لوگ بھی یاد رکھیں کہ جماعت کی خاطر، اللہ تعالیٰ کی خاطر اگر آپ آپس میں ایک دوسرے کے قصوروں کو معاف کرنے کی کوشش کریں گے تو جہاں آپ جماعت کا وقار قائم کر رہے ہوں گے وہاں آپ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا پیار بھی حاصل کر رہے ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے والا یقیناً اس کے فضلوں کا وارث ٹھہرتا ہے۔ اس کی نسلیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والی ہوتی ہیں۔ اور ان کا مخالفین پر بھی رعب قائم رہتا ہے۔ ان کے اعلیٰ نمونے دوسروں کو اپنی طرف کھینچنے والے ہوتے ہیں۔ پس دعوت الی اللہ کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ آپس کے اختلافات دور ہوں۔ ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی فکر ہو۔ یہی چیز آپ میں مضبوطی پیدا کرے گی۔ اور آپ کو تبلیغ کے میدان میں بھی آگے لے جانے والی ہوگی۔ دیکھیں آپ کے بڑوں نے کس فکر کے ساتھ اس چیز کو اپنایا تھا۔

یہاں کی تاریخ پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ گویا وہ ایک جان تھے اور اس کا اثر تھا کہ ان چند لوگوں نے آج سے 70 سال بلکہ اس سے بھی پہلے 7-6 سو افراد کی جماعت بنالی۔ اب ان میں سے ایک ایک کے آگے کئی کئی بچے ہیں۔ ان میں تو نسل بڑھ رہی ہے لیکن تبلیغ کے میدان میں پیچھے ہیں۔ اس کی ایک وجہ دنیا داری کی طرف زیادہ توجہ بھی ہو سکتی ہے۔ آپس کی ان لوگوں کی طرح پیار و محبت میں کمی کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے پس اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے جہاں اپنی کمزوریوں کو دور کریں، وہاں جیسا کہ میں نے کہا تبلیغ میں بھی آگے بڑھیں، لوگوں کی رہنمائی کریں لیکن اس کے لئے اپنے بھی اعلیٰ عمل اور عملی نمونے دکھانے ہوں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کو خلافت سے وابستگی اور اخلاص ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ کمزوری یہاں کافی ہے کہ تبلیغ کی طرف اس طرح توجہ نہیں دی جا رہی جس طرح ہونی چاہئے۔ اس لئے جماعتی نظام بھی اور ذیلی تنظیمیں بھی دعوت الی اللہ کے پروگرام بنائیں۔ اردگرد کے چھوٹے چھوٹے جزیرے ہیں جہاں بھی آبادی ہے وہاں وفد بھیجیں اور ان جزیروں کو احمدیت کی آغوش میں لائیں۔ یہاں اس جزیرے میں بھی تبلیغ کریں۔ مسلمان یہاں اگر خلاف ہیں تو اپنے مولویوں کے احمدیت کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کی وجہ سے خلاف ہیں۔ ان کے علم میں ہی نہیں ہے کہ احمدیت کی حقیقی تعلیم کیا ہے اور ہمارا کیا ایمان ہے اور کیا مانتے ہیں۔ کئی مسلمان شرفاء باوجود ان فسادیوں کے جلوس نکالنے اور تقریریں کرنے کے، جو کہ ہمارے جلسے کے دوران آخری دن انہوں نے کیں، یہ شرفاء ہمارے جلسے میں شامل ہوئے اور مجھے ملے اور اسلام کی صحیح تصویر دکھانے اور احمدیت کے حقیقی پیغام کے پہنچانے کا شکریہ ادا کر کے گئے۔ تو یہ مستقل تبلیغی رابطے اگر ہوں گے تو انہیں احمدیت کی حقیقی تعلیم سے آگاہی ہوگی۔ پس آپ لوگ ایک ہو کر اس تبلیغی مہم میں جت جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔

یاد رکھیں یہی ایک ذریعہ ہے جس سے آپ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے اور اپنی اولادوں کو بھی محفوظ رکھیں گے۔ اپنے نوجوان بچوں اور بچیوں کو دنیا کے گند سے بچا کر رکھ سکیں گے۔ اپنے

بچوں میں بھی اس بات کو راسخ کریں کہ تمہارے باپ دادا نے، تمہارے بزرگوں نے احمدیت کو صحیح سمجھا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بے انتہا فضلوں سے نوازا۔ تم لوگ بھی بجائے یہ دیکھنے کے کہ دنیا آجکل کس طرف جارہی ہے یہ دیکھو کہ خدا تعالیٰ تمہیں کس طرف بلا رہا ہے۔ پس اس طرف آؤ اور اس کے حکموں پر عمل کرو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ بدی کو بے زار ہو کر ترک کرو۔ پس ان کے لئے آپ کو اپنے بچوں کے لئے اپنے عملی نمونے بھی پیش کرنے ہوں گے، اپنے اندر سے بھی چھوٹی چھوٹی برائیوں کو ختم کرنا ہوگا۔ آپ لوگوں کو خود بھی نیکیوں کو اپنانا ہوگا۔ آجکل معاشرے میں بہت سی ایسی برائیاں ہیں جن کا اثر ہمارے معاشرے میں پڑ رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے خود بھی ان سے بچیں اور اپنی اولادوں کو بھی ان سے بچائیں۔ کیونکہ اسی میں اب آپ کی بہتری ہے۔ اللہ کرے کہ آپ لوگ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس حقیقت کو سمجھنے والے ہوں اور نوجوان بھی اور بوڑھے بھی اور مرد بھی اور عورتیں بھی نیکیوں کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو سمجھنے والے ہوں تا کہ اپنی نسلوں اور نئے آنے والوں کی تربیت بھی کر سکیں اور احمدیت کے پیغام کو اپنے عمل سے بھی اپنے ہم قوموں کو پہنچا سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور دعوت الی اللہ کے میدان میں اب تک جو سستی ہوئی ہے اس کی کمی کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ آپ کو ہر لحاظ سے اپنی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کا جماعت اور خلافت سے جذبۂ اخلاص و وفا ہمیشہ قائم رہے اور اس میں اللہ تعالیٰ اضافہ فرماتا رہے۔ آمین

(نوٹ: اس خطبہ کا مکرم امین جواہر صاحب امیر جماعت احمدیہ ماریشس نے کریول زبان میں رواں ترجمہ بھی پیش کیا۔)

❀❀❀❀❀

**بقیہ صفحہ** ( ا )

مَیں یہی نمونہ صحابہ کا اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو وہ مقدم کرلیں اور کوئی امران کی راہ میں حائل نہ ہو۔ وہ اپنے مال و جان کو ہیچ سمجھیں۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگوں کے کارڈ آتے ہیں۔ کسی تجارت یا اَور کام میں نقصان ہوا یا اَور کسی قسم کا ابتلا آیا تو جھٹ شبہات میں پڑ گئے۔ ایسی حالت میں ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اصل مطلب اور مقصد سے وہ کس قدر دُور ہیں۔ غور کرو کیا فرق ہے صحابہؓ میں اور ان لوگوں میں۔ صحابہؓ یہ چاہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کو راضی کریں خواہ اس راہ میں کیسی ہی تکلیفیں اٹھانی پڑیں۔ اگر کوئی مصائب اور مشکلات میں نہ پڑتا اور اسے دیر ہوتی تو وہ روتا اور چلّاتا تھا۔ وہ سمجھ چکے تھے کہ ان ابتلاؤں کے نیچے خدا تعالیٰ کی رضا کا پروانہ اور خزانہ مخفی ہے۔

ہر بلا کیں قوم راحق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

قرآن شریف اُن کی تعریف سے بھرا ہوا ہے۔ اسے کھول کر دیکھو۔ صحابہؓ کی زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا عملی ثبوت تھا۔ صحابہؓ جس مقام پر پہنچے تھے اس کو قرآن شریف میں اس طرح پر بیان فرمایا ہے ﴿مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ﴾ (الاحزاب:24) یعنی بعض ان میں سے شہادت پا چکے اور انہوں نے گویا اصل مقصود حاصل کرلیا۔ اور بعض اس انتظار میں ہیں کہ چاہتے ہیں کہ شہادت نصیب ہو۔ صحابہؓ دُنیا کی طرف نہیں جھکے کہ عمریں لمبی ہوں اور اس قدر مال و دولت ملے اور یوں بے فکری اور عیش کے سامان ہوں۔ مَیں جب صحابہ کے اس نمونہ کو دیکھتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کمال فیضان کا بے اختیار اقرار کرنا پڑتا ہے کہ کس طرح پر آپؐ نے ان کی کایا پلٹ دی اور انہیں بالکل رُو بخدا کر دیا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

خلاصہ یہ کہ ہمارا فرض یہ ہونا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے جویا اور طالب رہیں اور اسی کو اپنا اصل مقصود قرار دیں۔ ہماری ساری کوشش اور تگ و دو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے میں ہونی چاہئے۔ خواہ وہ شدائد اور مصائب ہی سے حاصل ہو۔ یہ رضائے الٰہی دنیا اور اس کی تمام لذّات سے افضل اور بالاتر ہے''۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 423-421 جدید ایڈیشن)

❀❀❀☾☾☾☾☾❀❀❀

**بقیہ صفحہ** 7

خلافت کی نعمت ہے اس کا بھی جماعت میں قیام رہے گا۔

فرمایا پس اس نعمت سے بھی اگر فائدہ اٹھانا ہے تو تقویٰ کی جڑوں کو اپنے دلوں میں مضبوط کرنا ہوگا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خدا کا وعدہ ہے اور وہ سچے وعدوں والا خدا آج تک اپنے وعدے پورے کرتا آیا ہے اس انعام سے فیض اٹھانے والے انشاء اللہ پیدا ہوتے چلے جائیں گے لیکن ساتھ ہی ہر ایک کو یہ فکر بھی ہونی چاہئے کہ تقویٰ سے خالی ہو کر ہم کہیں جڑی بوٹیوں کی طرح جماعت کے اس حسین باغ سے کہیں باہر نہ نکال دئے جائیں۔ ہم کہیں اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں نہ آجائیں۔ اسلئے اللہ نہ کرے کہ کبھی ایسا دن آئے جب کسی احمدی کے دل میں ہدایت کے بعد کسی قسم کی بھی کجی پیدا ہو اس لئے اپنے ایمانوں کی مضبوطی کی دعائیں بھی مانگتے رہنا چاہئے۔

فرمایا مجھے گذشتہ سال کسی نے یہ بھی لکھا تھا کہ ہجری قمری کے لحاظ سے 2005 میں خلافت کو بھی 100 سال پورے ہو رہے ہیں لیکن بہر حال اس لحاظ سے آج وصیت کے نظام کو 100 سال پورے ہونے کے علاوہ قمری سال کے لحاظ سے خلافت احمدیہ کو بھی 100 سال پورے ہو گئے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید کا یہ بھی ایک نشان ہے کہ باوجود اس کے کہ پہلے اس لحاظ سے سوچ کر یہاں آنے کا پروگرام نہیں بنا تھا۔ اور باوجود ایسے حالات کے جن کو موافق نہیں کہہ سکتے اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ دونوں لحاظ سے ان صدیوں کے پورا ہونے پر خلیفۂ وقت وہاں موجود ہے جہاں سے یہ پیغام دنیا کو دیا گیا تھا جہاں سے خلافت احمدیہ کا آغاز ہوا تھا اللہ کرے جہاں نظام وصیت سے دنیا کے مالی نظام فائدہ اٹھانے والے ہوں جہاں غریبوں یتیموں اور بیواؤں کے حقوق قائم ہوں جہاں محض اور محض خدا کی رضا حاصل کرنے کیلئے حقوق العباد کی ادائیگی ہو جہاں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے کے اعلیٰ معیار قائم ہوں وہاں تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے ہم میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خوشخبری کا بھی مصداق ٹھہرے کہ میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔

فرمایا پس اے مسیح محمدی کی سرسبز شاخو خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے روشن تابناک چمکدار مستقبل کی ضمانت دی ہے پس تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اس سے فیض پاتے چلے جاؤ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخت وجود کی سرسبز اور ثمر دار شاخیں بنتے چلے جاؤ۔

آج تمام دنیا میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اس مسیح محمدی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تمنّے لہراتا ہے

آج اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا میں قائم کرنے کیلئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار تم نے قائم کرنے ہیں ہمارے بزرگوں نے تقویٰ کی جڑ کو اپنے دلوں میں مضبوط کرتے ہوئے یہ سب کچھ حاصل کیا اور انشاء اللہ ہم نے بھی حاصل کرنا ہے تا کہ نسلاً بعد نسلٍ اللہ تعالیٰ کے انعاموں سے حصہ پاتے چلے جائیں اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

فرمایا پھر میں دوبارہ توجہ دلاتا ہوں کہ ان دنوں کو خاص طور پر بہت دعاؤں میں گزاریں بہت دعاؤں میں گذاریں بہت دعاؤں میں گذاریں اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔


**2 and 3 Bed Rooms Flat**
**Independant House**
**All Facilities Availables**
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
*Flat Available*
**Contact: Deco Builders**
Bharath Mosaic Tiles
Shop No, 16, EMR Complex,
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad -76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
**ALIAA EARTH MOVERS**
(Earth Moving Contractor)
*Available :*
*Tata Hitachi, Ex200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis*
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

## بقیہ صفحہ ( ۱ )

حضور نے فرمایا ایئرپورٹ پر جب اترا بہت بڑی تعداد استقبال کیلئے حاضر تھی اور سب کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے یہ کیفیت دیکھ کر بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ ہوتی ہے کہ کس طرح وہ اپنے وعدوں کے مطابق جو اس نے اپنے مسیح پاک علیہ السلام سے کئے دور دراز ملکوں میں بھی اس کے نظارے ہمیں دکھاتا ہے۔

فرمایا ماریشس کی جماعت اللہ کے فضل سے بڑی قربانی کرنے والی جماعت ہے مساجد بنانے کی طرف ان کی توجہ ہے۔ جہاں چند احمدی ہیں خوبصورت مسجد بنائی ہوئی ہے۔ ابھی جن ملکوں میں گیا ہوں یا نہیں بھی گیا اسطرح مساجد بنانے کی طرف توجہ نہیں ہے جسطرح ماریشس میں ہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ مساجد آباد رکھنے کی بھی توفیق عطا فرماتا جائے۔ قربانی کرنے میں جہاں غریب اخلاص ووفا میں بڑھے ہوئے ہیں وہاں اچھی پوزیشن والے بھی قربانی کے اچھے معیار قائم کرنے والے ہیں۔ مالی کشائش نے ان کو دین سے دور لے جانے کی بجائے ایمان واخلاص میں بڑھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ایمان واخلاص میں بڑھاتا رہے کبھی ان میں تکبر نہ آئے فرمایا مسلمانوں کی آبادی 16-17 فیصد ہے لیکن وہاں بھی ملاؤں کے پاکستان اور ہندوستان والے حالات ہیں۔ اور جماعت کے بارے میں ملاں جو غلط سلط کہتے ہیں لوگ اس پر یقین کر لیتے ہیں۔ جوش میں آجاتے ہیں۔ آج کل ملاؤں کا کام جہاں بھی موقعہ ملے فتنہ پیدا کرنا ہے۔ ماریشس میں جماعت کی بہت مخالفت ہے جماعت کے خلاف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بدزبانی کرتے ہیں فساد کی کوشش کرتے ہیں۔ میرے دورے کی خبر جب ٹی وی اور اخباروں میں آئی تو بہت سخت احتجاج کیا۔ جلسہ کے گیٹ کے سامنے آخری دن بہت ہلڑ بازی کی گالیاں نکالیں اور جو مغلظات کہہ سکتے تھے کہیں۔

فرمایا اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا کہ ان کے شور اور گالی گلوچ کے باوجود احمدیوں نے انتہائی صبر کا مظاہرہ کیا اور حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل کر کے دکھایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی ایک مثال دینے کے بعد حضور نے فرمایا آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق دنیا کے دور دراز ملکوں میں بھی اللہ تعالیٰ جماعت کے افراد کو صبر کے نمونے دکھانے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔

فرمایا ہمیشہ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ صبر کا نمونہ دکھانا ہے اور دکھاتے چلے جانا ہے اور ہمیشہ آپ کا یہ طرہ امتیاز ہونا چاہئے کہ قانون کو کبھی اپنے ہاتھ میں نہیں لینا اگر قانون لاگو کرنے والے کبھی یہ کہیں کہ خود سنبھال لو تو احمدی اللہ کے فضل سے اس فتنہ کو ختم بھی کرسکتا ہے۔ فرمایا بہرحال یہ گندے نعرے لگاتے رہے اور باوجود ہنگامے کے بعض سرکاری معززین لوگ ہمارے جلسے میں شامل ہوئے اور میری تقریر میں بھائی چارے کی باتیں سنیں تو تقریر کے بعد کئی مہمان آئے اور شکریہ ادا کیا کہ آپ بڑی خوبصورت تعلیم دیتے ہیں بعض غیر احمدی شرفاء نے بھی ملکر ہماری تعلیم کی بڑی تعریف کی۔ فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ کا وعدہ ہے تبلیغ پہنچانے کا اور وہ اپنے کام کرتا چلا جاتا ہے اللہ کے منصوبوں میں کوئی انسانی کوشش روک نہیں ڈال سکتی۔ حضور نے وہاں کے صدر مملکت سے ملاقات اور ان کے محبت وپیار کا بھی اظہار فرمایا۔

فرمایا ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں اور مخالفین ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے جماعت مخالفت کے باوجود ہر جگہ بڑھ رہی ہے لیکن جن حکومتوں نے ان کی پشت پناہی کی ہے ان کے لئے ہمیشہ ابتلا ہی رہا ہے۔

ماریشس کے ساتھ ایک اور جزیرے میں بھی حضور گئے اس میں بھی پیغام حق پہنچایا اور فرمایا چھوٹے جزیرے ہوں یا بڑے، چھوٹے ملک ہوں یا بڑے ان کی اکثریت نے انشاء اللہ احمدیت کی آغوش میں آنا ہی آنا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیوں میں وہ نظارے دکھائے جب ہم احمدیت کا غلبہ دیکھیں۔

فرمایا دوروں میں ہر طبقہ تک پیغام پہنچانے کا موقعہ مل جاتا ہے ویسے تو روٹین کے مطابق کام چلے تو ایک عرصہ لگے۔ فرمایا بہرحال ماریشس کا دورہ بھی اور جلسہ بھی اللہ کے فضل سے بڑا کامیاب رہا۔ ماریشس جماعت کے ہر فرد کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جزا دے انہوں نے بڑے اخلاص ووفا کا مظاہرہ کیا۔

فرمایا ماریشس سے روانہ ہو کر ہم دہلی پہنچے یہاں جذبات کا ایک نیا رخ تھا۔ کہ قادیان کے قریب پہنچ رہے ہیں دہلی میں قیام کے دوران احمدیوں سے ملاقاتیں بھی ہوئیں کچھ تاریخی مقامات دیکھنے کا بھی موقعہ مل گیا حضور انور نے حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار تک جانے اور دعا کرنے اور وہاں کے مشرکانہ حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی نومبر 1905ء میں یہاں تشریف لائے تھے اور پورے سو سال بعد ہمیں یہاں آنے کا موقعہ ملا۔

اس سلسلہ میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو اقتباس بھی پیش فرمائے۔

حضور انور نے تغلق آباد کے قلعہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سیر اور پھر آپ کی روحانی سیر کا بھی تذکرہ فرمایا جو بعد میں تقاریر کے ذریعہ جاری رکھا یہ مجموعہ شائع ہو چکا ہے ہر احمدی کو اسے پڑھنا یا سننا چاہئے۔ حضور انور نے قادیان پہنچنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس بستی میں پہنچ کر ایک عجیب کیفیت ہوتی ہے منارۃ المسیح۔ بہشتی مقبرہ، مزار مبارک حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دعا کی کیفیت کا الفاظ میں بیان نہیں ہوسکتا۔ فرمایا قادیان میں ایک ماہ قیام رہا پتہ نہیں چلا کہ وہ کیسے گذر گیا۔ فرمایا قادیان کے سفر کے حالات حال دل کی کہانی ہے جو سنائی نہیں جاسکتی مختصر یہ کہ جو اب تک میں نے دورے کئے ہیں ان میں پہلا سفر ہے جس کی یاد ابھی تک بے چین کرتی ہے۔ تڑپاتی ہے عجیب نشہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بستی کا۔

اللہ کے فضل سے 1991ء کے بعد سے قادیان میں عمارتوں کے لحاظ سے کافی ترقی ہوئی ہے اس کے رہنے والوں میں حالات کی بہتری کے باوجود سادگی پائی جاتی ہے۔ اسلئے میں انہیں یہی زور دیتا رہا ہوں کہ اس سادگی اور سکون کو جو ابھی تک ان درویشوں کے اثر سے قائم ہے جنہوں نے شعائر اللہ کی حفاظت کی خاطر اپنے گھر بار جائیدادیں رشتہ داریاں چھوڑی ہیں ان کے بچے اسے یاد رکھیں اور اس کی جگالی کرتے رہیں اور پھر نئے آنے والے بھی جو آکر آباد ہو رہے ہیں اس بستی کے تقدس کو قائم رکھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بستی کا ہونا چاہئے۔

فرمایا اکثریت سادہ ہے سادگی پر قائم ہے اور سکون وامن قائم کرنے والے ہیں اخلاص ووفا میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید بڑھاتا جائے فرمایا وہاں کی غیر مسلم آبادی نے بھی مہمان نوازی اور تعلق کا حق ادا کیا ہے۔ جس گلی کوچہ میں بھی گذرے احمدیوں کے ساتھ غیر مسلموں کے چہروں سے بھی پیار وتعلق کا اظہار ہوتا تھا اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

فرمایا وہاں قیام کے دوران یہ لگ رہا تھا کہ صرف تین دن نہیں پورا مہینہ ہی جلسے کا سماں ہے۔ ہر وقت رونق تھی۔ بعض دفعہ رش کی وجہ سے چلنا مشکل ہو جاتا تھا۔ بہرحال بچے، مرد، عورتیں قادیان کے مقامی یا ہندوستان کے دوسرے علاقوں سے یا باہر سے آنے والے مہمان جو بھی احمدی تھا ہر ایک کے چہرے سے لگتا تھا کہ ان دنوں میں کسی اور دنیا کی مخلوق بنے ہوئے ہیں۔ بعض لوگ 6-7 دن کا سفر کر کے آئے سخت سردی میں انتہائی صبر کے دن گذارے یہ نظارے صرف وہیں نظر آسکتے ہیں جہاں خدا کی خاطر یہ سب کچھ ہو۔

فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متوالے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں سے جھولیاں بھرنے کیلئے کھنچے آئے فرمایا آپنے ایم ٹی اے سے دیکھا ہوگا رپورٹیں بھی پڑھی ہوں گی لیکن وہاں جو کیفیت تھی وہ دیکھنے والے ہی محسوس کر سکتے ہیں بلکہ ملاقات کے وقت بعضوں کا جو حال ہوتا تھا وہ صرف میں ہی محسوس کرسکتا ہوں۔ پس اخلاص ووفا اور نیکیوں میں بڑھنے کی یہ کیفیت اگر جماعت کے افراد اپنے اندر قائم رکھیں گے تو انشاء اللہ جماعت بھی ترقی کرتی جائے گی اور یہ لوگ بھی کامیاب ہوتے رہیں گے۔

فرمایا پاکستان سے آنے والے لوگوں کے احساس محرومی اور جدائی کا بیان نہیں کیا جاسکتا بعضوں نے خطوں میں اپنی بے بسی کا اظہار کیا جنہیں پڑھ کر دل کی عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ چند سیکنڈ ملاقات میں ہی برسوں کی کہانی کہہ جاتے تھے اللہ تعالیٰ یہ پابندیاں جلد ختم فرمائے۔

قادیان کے لوگ اور مہمان راستوں میں پہلے ہی منتظر کھڑے ہو جاتے تھے اسی طرح لوگ نوافل اور دعاؤں میں نظر آتے تھے اللہ کرے یہ ان کی زندگی کا مستقل حصہ بن جائے۔

فرمایا یاد رکھیں کہ خالص ہو کر اللہ کے حضور کی گئی دعائیں ہیں جو ربوہ کے بھی راستے کھولیں گی اور قادیان کے بھی راستے کھولیں گی اور مدینے اور مکہ کے بھی راستے کھولیں گی انشاء اللہ فرمایا اس سفر میں ہوشیار پور جانے کا موقعہ ملا اور اس کمرے میں بھی دعا کا موقعہ ملا جہاں حضور نے چلہ کشی کی تھی۔

اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں سے ہمیشہ فیضیاب فرماتا رہے۔ فرمایا جب قادیان پہنچا ہوں وہاں کے رہنے والوں کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو نکل رہے تھے۔ جب واپس آرہا تھا تو جدائی کے غم کے آنسو تھے۔ پس قادیان والوں کو میں کہتا ہوں کہ اس جدائی کے غم کو دور کرنے کیلئے اور دوبارہ اور بغیر کسی روک کے ملنے کیلئے ان آنسوؤں کو ہمیشہ بہنے والا بنالیں اور اہل پاکستان اور اہل ربوہ بھی ہمیشہ اپنے آنسوؤں کو اللہ کے حضور گرتے ہوئے بہنے والا بنالیں۔ اپنی عبادتوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں اور اللہ کے حضور اتنا گڑگڑائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت فرماتے ہوئے ہماری کامیابی کی منزلیں قریب تر کردے۔


خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

شریف جیولرز ربوہ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد ربوہ

0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ

0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

Mfrs & Suppliers of :
Gold and
Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here
Shivala Chowk Qadian (India)

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260
(M) 98147 58900
E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in

# اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا وارث بننا ہے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کے پھل کھانے ہیں اپنے ایمان کو مضبوط کرنا ہے تو تقویٰ کی جڑ کی حفاظت کرنی ہوگی

**اے مسیح محمدی کی سرسبز شاخو خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے روشن، تابناک، چمکدار مستقبل کی ضمانت دی ہے پس تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اس سے فیض پاتے چلے جاؤ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخت وجود کی سرسبز اور ثمردار شاخیں بنتے چلے جاؤ آج تمام دنیا میں حضرت محمد مصطفیٰ کا جھنڈا اس مسیح محمدی کے آواز پر لبیک کہتے ہوئے تم نے لہرانا ہے**

(خلاصہ افتتاحی خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ قادیان ۲۶ دسمبر ۲۰۰۵ بمقام قادیان)

حضور انور نے تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی یایھا الناس انا خلقنکم من ذکر وانثی وجعلنکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عنداللہ اتقکم ان اللہ علیم خبیر٥۔

پھر فرمایا آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان کے 114 ویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور سب شامل ہونے والوں کو اس مقصد کا حاصل کرنے والا بنائے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کا آغاز فرمایا تھا اور تمام شاملین کو ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسے میں شامل ہونے والوں کیلئے کی ہیں گذشتہ دو خطبوں میں بھی میں اس طرف توجہ دلاتا رہا ہوں وہ مقصد ایسا ہے جسکی طرف بار بار توجہ دلانی ضروری ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنے میں ہی ہماری بچت ہے۔ زندگی اور بقا ہے اور یہی وہ بنیادی چیز ہے جس کو اگر ہم نے حاصل کرلیا تو دنیا و آخرت میں کامیاب ہو گئے۔ اور یہ مقصد ہے تقویٰ کا حصول۔

فرمایا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ مصرعہ ترتیب فرمایا

کہ ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقی ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے فوراً اس کی تائید میں الہاماً آپ کو یہ مصرعہ عطا فرمایا کہ

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے۔

پس اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا وارث بننا ہے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کے پھل کھانے ہیں اپنے ایمان کو مضبوط کرنا ہے تو اس جڑ کی حفاظت کرنی ہوگی۔ اس کی نشو و نما کیلئے تمام ضروری لوازمات پورے کرنے ہوں گے اس کو کھاد اور پانی کی بھی ضرورت ہے اس کو جڑی بوٹیوں سے صاف رکھنے کی بھی ضرورت ہے ایسی اکاس بیلوں سے محفوظ رکھنا ہے جو بڑے بڑے درختوں سے بھی اگر چمٹ جائیں تو ان کی رونق ختم کر دیتی ہیں یہ کھادیں یہ خوراک اللہ تعالیٰ کے وہ تمام احکامات ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے جو نیکیوں کی فصلوں اور پھلوں کو ہرا بھرا رکھتی ہیں۔ ہے جو نیکیوں کی فصلوں اور پھلوں کو ہرا بھرا رکھتی ہیں اس کی آبیاری اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اس کے حضور جھکتے ہوئے آنکھوں سے نکلتے ہوئے آنسو ہیں۔ ان فصلوں کی لنائی گڈائی اس کو جڑی بوٹیوں سے پاک کرنا اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے تمام نواہی سے بچنا ہے تمام برائیوں کو اپنے دل کی زمین سے نکال باہر پھینکنا ہے۔ تبھی یہ جڑیں زمین میں گہری اور مضبوط ہوں گی اور تبھی ان جڑوں سے خوراک حاصل کرنے والی فصلیں اور باغ ثمردار ہوں گے تبھی اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر ایسے دلوں پر پڑے گی اور تبھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ان رسیلے اور میٹھے پھلوں سے فائدہ اٹھا سکے گی۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تقریر کا اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا سچے تقویٰ کو حاصل کرنے کے لئے اور نیکیاں بجالانے کیلئے ہر احمدی کو ہر وقت کوشش کرنی چاہئے۔ صرف احمدی ہو جانا کافی نہیں صرف بیعت کرلینے سے یا اتنا کہہ دینے سے کہ ہم فلاں پرانے احمدی کی اولادیں ہیں جس نے جماعت کی خدمت میں نیک نام پیدا کیا تھا یا ہم فلاں صحابی کی اولاد ہیں جس نے جماعت کی خاطر یہ یہ قربانیاں دی تھیں یا فلاں شہید ہمارا رشتہ دار ہے یا ہم فلاں خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تو ہمارے ساتھ معاملہ تقویٰ اور نیکیاں بجالانے کی کوشش کو دیکھ کر کرنا ہے فرمایا جب آنحضرت ﷺ نے اپنی لاڈلی بیٹی فاطمہ کو یہ فرمادیا کہ فاطمہ یہ نہ سمجھنا کہ تم اللہ کے نبی کی بیٹی ہو اس لئے تمہارے ساتھ نرمی بخشش کا معاملہ ہوگا نہیں بلکہ تمہارے اعمال ہی تمہارے کام آئیں گے فرمایا یہ ٹھیک ہے کہ کلی طور پر کوئی اپنے عملوں سے نہیں بخشا جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہونا بھی ضروری ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کیلئے بھی اللہ کے حکم کے مطابق تقویٰ پر چلنا اور نیکیاں بجالانے کی کوشش ضروری ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تقویٰ پر چلنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کو سمیٹنے کیلئے تمام اوامر اور نواہی کی تفصیل کھول کر بیان فرمادی ہے۔

فرمایا پس اپنے ایمان کی فصلوں اور باغوں کی جڑوں کو مضبوط کرنے کیلئے اور ان کو ثمردار بنانے کیلئے تقویٰ پر ہی چلنا ہوگا۔ اللہ کا خوف دل میں پیدا کرنا ہوگا۔ تمام نیکیاں اختیار کرنے کی کوشش کرنی ہوگی اور تمام برائیوں کو بیزار ہو کر ترک کرنا ہوگا کیونکہ اس کے بغیر نہ آباؤ اجداد کی بزرگی کام آئے گی نہ کوئی خاندان کام آئے گا نہ کوئی قبیلہ کام آئے گا حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور اقتباس تقویٰ کے متعلق پیش کرنے کے بعد فرمایا۔

یہ آخری اقتباسات جو میں نے پڑھے ہیں یہ رسالہ الوصیت سے ہیں جو آج سے ٹھیک سو سال قبل 20 دسمبر 1905 کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا تھا اور 24 دسمبر کو یہ رسالہ شائع ہوا تھا تو تقویٰ کی طرف توجہ دلانے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے میری وفات کی اطلاع دے کر مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے اور ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ اس زمین کو ناپ رہا ہے تب ایک مقام پر پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے پھر ایک جگہ ایک قبر مجھے دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں اس بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والے لوگوں کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت دعائیں بھی کی ہیں حضور نے اس موقعہ پر وہ دعائیں بھی پڑھ کر سنائیں۔

پھر حضور انور نے فرمایا کہ گذشتہ سال یوکے کے جلسہ سالانہ پر میں نے تحریک کی تھی کہ اس مبارک تحریک میں حصہ لیں اور اس پاک نظام میں اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگی پاک کرنے کیلئے شامل ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے وارث بنیں میں نے اس خواہش کا اظہار بھی کیا تھا کہ سو سال پورے ہونے پر کم از کم ۵۰ ہزار موصیان ہو جائیں اس کا مطلب یہ تھا کہ اس وقت جو تعداد تھی اس میں تقریباً 15 ہزار اور شامل ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے کے جلسہ تک درخواست دہندگان کی تعداد پوری ہوگئی تھی۔ ۱۰۰ سال تو آج دسمبر میں پورے ہو رہے ہیں لیکن جو مجلس کار پرداز پاکستان کو درخواستیں پہنچی ہیں بھارت کی شائد زیادہ بھی ہوں وہ تقریباً ساڑھے سترہ ہزار ہیں میں نے 15 ہزار کہا تھا ابھی بہت سے وصیت فارم جماعتوں میں پڑے ہوئے ہیں اور میرے خیال میں اس سے کہیں زیادہ درخواستیں آچکی ہیں جنکا کارپرداز کا خیال ہے بہرحال جماعت نے اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے توجہ دی اب اگلا ٹارگٹ تھا کہ اس وقت جو کمانے والے ہیں یا 2008 تک جو بھی کمانے والے ہوں گے اس کا 50 فیصد نظام وصیت میں شامل کرنا ہے انشاء اللہ۔

فرمایا بعض چھوٹی جماعتوں نے یہ ٹارگٹ حاصل کر بھی لیا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس نظام کو افراد جماعت سمجھنے لگ گئے ہیں اور اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کی کوشش میں لگ گئے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ آج سے 100 سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس نظام کا اعلان اس شہر میں فرمایا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کی تقدیر کے تحت ہی اس شہر سے میں آپ کو اگلا ٹارگٹ جس کی گذشتہ سال تحریک کی گئی تھی اس کی طرف توجہ دلا رہا ہوں فرمایا بہت سارے لوگ لکھتے ہیں کہ ہم اس فکر میں تو ہیں کہ وصیت کریں لیکن اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتے فرمایا یاد رکھیں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو دعائیں پڑھی ہیں یہ اسلئے پڑھ کر سنائی ہیں کہ جب نیک نیتی کے ساتھ اس نظام میں وابستہ ہوں گے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے طفیل آپ کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف توجہ ہوگی پس آگے بڑھیں اور اس پاک نظام میں شامل ہونے کی کوشش کریں خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہیں اور ان حقوق کی ادائیگی کے معیار حاصل کرتے جائیں جنکی طرف تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی ہے۔

فرمایا بہرحال تقویٰ پر چلنے کا عزم اور اس کے لئے دعا ضروری ہے اللہ کے خوف اور آنکھ کے پانی سے تقویٰ کی جڑوں کو مضبوط کریں اور نیکیوں کی لہلہاتی فصلوں سے اپنی خوبصورتی اور حسن میں اضافہ کریں اس رسالہ الوصیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں یہ خوشخبری بھی دی کہ اگر تم تقویٰ پر قائم رہے اس کی جڑیں مضبوط تمہارے دلوں میں قائم رہیں تو اس کے رسیلے اور میٹھے پھلوں میں سے ایک نعمت جو

باقی صفحہ 5 پر

**ہر احمدی عورت یہ عزم کرے کہ اس نے ہر قسم کے شرک سے اپنے آپ کو پاک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہمیشہ بھروسہ اور توکل رکھنا ہے۔ عابدات، قانتات، تائبات بننا ہے تاکہ خدا تعالیٰ نے جس مقصد کے لئے آپ کو پیدا کیا ہے اس کا حق ادا کرسکیں**

**لجنہ کے نظام کو تربیت کے معاملہ میں بہت فعال ہونا چاہئے معمولی سی بھی کوئی ایسی حرکت نہ ہو جس سے شرک کی بو آتی ہو۔ اپنے جائزے لیتی رہیں کہ کس حد تک احمدیت میں رہ کر خدا کے قریب ہو رہی ہیں**

**اگر احمدی عورتیں ان خصوصیات کی حامل ہوجائیں ہر لمحہ اور ہر آن ان کے پیش نظر صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہو۔ ہر قسم کی برائیوں سے بچنے والی ہوں تو انشاء اللہ ہمیں احمدیت کی آئندہ نسلوں کے روشن مستقبل کی ضمانت ملتی رہے گی**

خلاصہ خطاب سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برائے مستورات بر موقع جلسہ سالانہ قادیان ۲۷ دسمبر ۲۰۰۵ بمقام قادیان

حضور انور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آیت کریمہ اللہ لا الہ الا ھو وعلی اللہ فلیتوکل المومنون کی تلاوت فرمائی پھر فرمایا آپ احمدی خواتین ان خوش قسمت خواتین میں شامل ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور غلام صادق کی جماعت میں شامل ہونے کی سعادت پائی یقیناً یہ خدا تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے جو آپ کو ملا ہے لیکن اس انعام کا فائدہ تب ہوگا جب آپ اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گی جو ایک مومنہ عورت میں ہونی چاہئیں جن کی تعلیم ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی ہے جس معیار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں ان میں سب سے اہم اور ضروری چیز ایک خدا پر یقین اور ہر معاملے میں اس پر توکل ہے جب آپ کے دل اس یقین سے پر ہو جائیں گے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہی ذات ہے جس کے آگے ہر معاملے میں جھکنا ہے ہر ضرورت کے وقت اس کے حضور حاضر ہونا ہے نہ بھی ضرورت ہو تو اس کی عبادت اس کے حکموں کے مطابق کرنی ہے اسی سے مانگنا اور اسی پر توکل کرنا ہے۔ تو یقیناً اس بات کی ضمانت دی جاسکتی ہے کہ ایسی عورتیں کامیاب ہوں گی اور اس کے ساتھ اس بات کی بھی ضمانت دی جاسکتی ہے کہ احمدیت کی نئی نسلیں نیکیوں میں سبقت لے جانے والی اور خدا پر ایمان لانے والی ہوں گی ان باتوں پر عمل کرنے والی ہوں گی جن کا خدا اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے اس تعلیم پر چلنے والی ہوں گی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی ہے خدا کرے کہ آپ میں سے ہر ایک اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگی گذارنے والی ہوں اور ان خاص دنوں میں جو میسر آئے ہیں دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش بھی کرتی رہیں اپنے جائزے لیتی رہیں کہ کس حد تک آپ کو خدا کی وحدانیت پر یقین ہے کہاں تک آپ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرنے والی ہیں کہاں تک آپ کے دل اور ایمان میں یہ بات راسخ ہے کہ جیسے بھی حالات ہو جائیں جو بھی ہم پر گذر جائے ہم نے اللہ کی عبادت اور اس پر توکل کرتے جانا ہے۔

آج کل ہم اپنے ماحول میں ہر طرف دیکھتے ہیں کہ دنیا خدا کو بھلا بیٹھی ہے مذہب کی طرف اور خدا اور اس کی عبادت کی طرف بہت کم توجہ ہے اور اس معاشرے میں رہنے کی وجہ سے قدرتی طور پر احمدی کچھ نہ کچھ متاثر ہو جاتے ہیں اس لئے میں نے کہا کہ ہر وقت یہ جائزے لیتے رہنے ہوں گے تاکہ کبھی بھی اگر کوئی خدانخواستہ اس ماحول سے متاثر ہو رہا ہے تو اس کو اپنی اصلاح کا موقعہ مل سکے۔

فرمایا ملاقاتوں کے درمیان میں بعض دفعہ جائزے لیتا رہتا ہوں ان جائزوں اور بعض رپورٹوں سے یہ احساس ہوتا ہے کہ جیسے ایک احمدی کو عبادت گذار ہونا چاہئے خدا کی ذات پر کامل توکل ہونا چاہئے۔ وہ معیار کم ہو رہے ہیں ہمیں اپنی کمزوریوں پر نظر رکھنی چاہئے تاکہ اصلاح کا موقعہ ملے۔ اس سے پہلے کہ معاشرے کی برائیاں ہم تک پہنچ سکیں ہم اللہ کے حضور جھکتے ہوئے ان سے اللہ کی پناہ میں آنے کی کوشش کریں۔ فرمایا فی زمانہ سب سے بڑی برائی جو بڑی خاموشی سے انسان پر حملہ کرتی ہے وہ شرک ہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس شرک سے متعلق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اب اگر جائزہ لیا جائے تو کتنے ہی بت ہیں جو انسان نے اپنے اندر بنائے ہوئے ہیں بعض لوگ انسان کو اپنا بت بنا لیتے ہیں۔

فرمایا ہماری عورتیں عموماً بچوں کے معاملے میں بڑی وہمی ہوتی ہیں بعض باتونی عورتوں کی باتوں میں آکر انکی خوب خدمت کرتی ہیں ان سے متاثر بھی ہو رہی ہوتی ہیں ان سے تعویذ گنڈے بھی لے لیتی ہیں یہ سب لغویات بلکہ شرک ہے۔ فرمایا تعویذ گنڈے کرنے والی عورتوں کا جائزہ لیں تو شاید وہ نماز بھی نہ پڑھتی ہوں جو شخص مسلمان کہلانے کے بعد نماز بھی نہیں پڑھتا اس سے آپ کیا امید رکھتی ہیں کہ اس کا کس طرح خدا سے تعلق پیدا ہوسکتا ہے آنحضرت ﷺ نے نماز کی اتنی تاکید فرمائی اور ساری زندگی نماز کی پابندی فرمائی لیکن آج کل کے پیر فقیر اور اس قسم کی عورتیں کہتی ہیں کہ ہم نے خدا کو پالیا اس لئے ہمیں عبادت کی ضرورت نہیں۔ یہ سب ڈھکوسلے اور فریب ہوتے ہیں بعض دفعہ احمدی عورتیں بھی تعویذ گنڈے کرنے والی عورتوں کے دام میں پھنس جاتی ہیں حضور نے حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ کا ایمان افروز واقعہ بیان کیا اور فرمایا اگر ایسے ابتلاء اور امتحان آئیں اور ان سے ڈر یا خوف ہو اس حد تک کہ میری شامت اعمال ہے یہ ابتلاء اللہ تعالیٰ کے آگے مزید جھکانے والے ہوں نہ کہ بندوں کے آگے جھکانے والے ہوں۔

فرمایا جماعت کے باہر معاشرے میں مردہ پرستی بھی بہت ہے فقیروں کی قبروں پر جاتے ہیں اور وہاں مرادیں مانگتے ہیں بعض ان میں سے اللہ والے بھی ہوتے ہیں یا نہیں لیکن بعض بزرگ جنہوں نے اپنی ساری زندگی اللہ کے حضور سجدے کرتے گذار دی شرک کے خلاف جہاد کرتے گذار دی اب ان کی قبروں کو خدا کے مقابل پر کھڑا کر دیا ہے۔ شرک کا ذریعہ بنایا ہے اور مجاوروں نے کمائی کا ذریعہ بنایا ہے فرمایا جماعت میں نئے آنے والے ہیں بعض ایسے معاشرے میں سے بھی آئے ہوں گے جن کو پیروں فقیروں اور قبروں پر اعتماد ہوتا ہے اس لئے یہ خطرہ رہتا ہے کہ جب اسطرح جماعت میں شمولیت ہو رہی ہو تو دوسرے کم علم والوں کو ایسے لوگ متاثر نہ کر دیں۔ اسلئے لجنہ کے نظام کو تربیت کے معاملے میں بہت فعال ہونا چاہئے۔ معمولی سی بھی کوئی ایسی حرکت نہ ہو جس سے شرک کی بو آتی ہو۔ ان نومبائعات کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں جو پرانی ہیں ان کے بھی جائزے لیتے رہیں وہ خود اپنے جائزے لیتی رہیں کہ کس حد تک وہ احمدیت میں رہ کر خدا کے قریب ہو رہی ہیں۔

فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد تو بندے کو خدا کے قریب لانا تھا جس کو دنیا بھول چکی تھی۔ نئے شامل ہونے والوں کی تربیت کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

فرمایا جماعت اللہ کے فضل سے بڑھ رہی ہے بہت سی برائیاں بھی نئے آنے والوں کے ساتھ آجاتی ہیں اسلئے شعبہ تربیت کو بہت زیادہ فعال ہونے کی ضرورت ہے تاکہ کبھی کسی قسم کا کوئی شرک ہمارے اندر داخل نہ ہو۔ نئے شامل ہونے والوں کی خوبیاں تو لیں برائیوں کی اصلاح کریں ساتھ ساتھ اپنی برائیوں کی بھی اصلاح کریں یقیناً جو نئے احمدی ہو رہے ہیں ان کے دل میں کوئی نہ کوئی نیکی ہے جس کا اجر اللہ تعالیٰ نے یہ دیا ہے کہ وہ جماعت میں شامل ہو جائیں۔

فرمایا بعض معاشرے کی برائیاں اثر انداز ہو رہی ہوتی ہیں جن کا بعض دفعہ احساس نہیں ہوتا تو ان کی اصلاح کرنے کی ضرورت ہے اس کے ساتھ ساتھ جو بیعت کرانے والی اور تربیت کرنے والی ہیں۔ ان کو خود بھی اپنی اصلاح کا موقعہ ملے گا جب بھی کسی کی تربیت کریں اس کے لئے دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو بہتر رنگ میں اس مقام کے حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس کے لئے اس نے جماعت میں شمولیت اختیار کی اور جب آپ دوسروں کیلئے دعا کر رہی ہوں گی تو یقیناً آپ کے دل میں بھی خیال آئے گا کہ میں اپنے بھی جائزے لوں کہ آیا میں اس مقام تک پہنچ گئی ہوں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔

فرمایا پھر اپنے نفس کا شرک ہے اپنے آپ کو بڑا سمجھنا ہے جس سے تکبر پیدا ہوتا ہے فرمایا چالاکیاں، ہوشیاریاں، مکر، فریب، جھوٹ یہ سب ایسی چیزیں ہیں جو شرک کی طرف لے جانے والی ہیں فرمایا اب جھوٹ ہے اللہ تعالیٰ نے بتوں کی پلیدی کے ساتھ ملا کر اس کو بیان فرمایا ہے جیسا کہ فرمایا فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور یعنی پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔

فرمایا بعض دفعہ انسان جھوٹ کو اپنی جان بچانے کا ذریعہ سمجھتا ہے بعض دفعہ کسی مفاد کی خاطر غلط بات کہہ دیتا ہے اور سمجھتا ہے یہ معمولی سی غلط بات ہے یہ جھوٹ نہیں ہے حالانکہ حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم مٹھی بند کر کے بچے سے پوچھتے ہو کہ اس میں کیا ہے اور اس میں کچھ نہ ہو تو یہ بھی ایک جھوٹ ہے۔

فرمایا بچوں کے رشتوں میں جھوٹ سے کام لیا جاتا ہے اور عموماً دیکھا گیا ہے کہ مائیں اس معاملے میں بچوں کی زیادہ طرف داری کر رہی ہوتی ہیں جب ایسے معاملات جماعت کے سامنے آتے ہیں تو پتہ لگتا ہے کہ ماؤں نے ہی غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ گویا اللہ پر توکل کرنے کی بجائے جھوٹ پر انحصار کرتے ہیں جبکہ رشتوں کے وقت تقویٰ اور قول سدید کا بہت زیادہ حکم آیا ہے۔ جھوٹ پر انحصار کر کے ایسا کرنا بھی ایک شرک

باقی صفحہ نمبر ( ۹ ) پر ملاحظہ فرمائیں مسلسل

ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹ سے بچنا چاہئے کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کا باعث بن جاتا ہے اور فسق و فجور سیدھا آگ کی طرف لے جانے والے ہیں یہ آگ صرف مرنے کے بعد والی نہیں ہے بلکہ اس دنیا میں بھی فسق و فجور کی وجہ سے آگ میں جل رہے ہوتے ہیں برکتیں اٹھ جاتی ہیں ایسے گھروں کے سکون برباد ہو جاتے ہیں فرمایا دنیا میں دیکھ لیں جھوٹ بولنے والے ایک کے بعد دوسرا گناہ کرتے اور بد اعمالیوں کا شکار ہوتے چلے جاتے ہیں اس طرح ایک جھوٹ کئی بد اعمالیوں کے بچے پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔

حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس اس سلسلہ میں پیش کر کے فرمایا خدا تعالیٰ سے تعلق قائم رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ سچائی کا دامن کبھی نہ چھوڑو اور جیسے بھی حالات ہوں کتنی بھی منفعتیں حاصل ہونے کا امکان ہو کسی بھی احمدی کو کبھی جھوٹ کے قریب بھی نہیں پھٹکنا چاہئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ تمام قدرتوں کا مالک ہے وہ سب طاقتوں کا سرچشمہ ہے کوئی چیز بھی اس کے قانون قدرت سے بالا اور باہر نہیں ہے تو جب وہی سب کچھ ہے تو پھر کون عقلمند انسان یہ سوچ سکتا ہے کہ اس کے دامن سے علیحدہ ہو کر ہم کوئی مفاد حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ وہی رازق ہے اپنے سچے اور وفادار کو وہی رزق دیتا ہے۔

فرمایا عورتوں میں طبعًا یہ بھی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے حالات اچھے ہوں پیسے کی طرف بھی توجہ ہوتی ہے فرمایا اگر نیکیوں کی طرف توجہ دیں گی تو اللہ تعالیٰ آپ میں ایک تو قناعت پیدا کرے گا اور دوسرے آپ کی ضروریات پوری کرے گا اللہ فرماتا ہے کہ میں کامل مومن اور تقویٰ پر چلنے والے کو ایسی ایسی جگہوں اور طریقوں سے رزق دیتا ہوں کہ اس کی سوچ سے بھی باہر ہے جیسا کہ فرمایا یعنی وہ اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کر سکتا اور جو اللہ پر توکل کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے۔

فرمایا اب جب اللہ پر ایمان لانے والے اسکی عبادت کرنے والے اس کے حضور جھکنے والے اللہ کی خشیت دل میں رکھنے والے ہوں تو اللہ کا وعدہ ہے کہ میں رزق بھی دوں گا اور دنیاوی اور روحانی فائدے بھی ملیں گے۔ روحانی اور جسمانی ہر طرح کے رزق مہیا ہوں گے فرمایا جب انسان کے ساتھ اللہ کا یہ وعدہ ہو پھر کسی اور کے آگے جھکنا جھوٹ کا سہارا لینا کسی کو اپنا رازق سمجھنا ان باتوں کو جہالت اور بے وقوفی کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

فرمایا ہر وقت یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ تمام عزتوں کا سرچشمہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے کوئی انسان نہیں جو دوسرے انسان کو عزت دے سکے اگر اللہ نہ چاہے اللہ نے فرمایا ہے فان العزة لله جميعا کہ عزت سب کی سب اللہ تعالیٰ کے ہی ہاتھ میں ہے اس لئے اگر عزت بھی حاصل کرنی ہے تو اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والی بنیں اس سے ہمیشہ مدد مانگیں جب آپ عابدات بن کر اس سے مانگ رہی ہوں گی اس پر توکل کر رہی ہوں گی تو جیسا کہ اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ روحانی ترقی کے بھی سامان کر رہی ہوں گی اور دنیاوی ترقی کے بھی سامان کر رہی ہوں گی۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو بہترین عورت کی خصوصیات بیان فرمائی ہیں وہ ہیں مسلمات ہوں۔ اسلام قبول کیا ہے اس کو سمجھ رہی ہوں اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر چل رہی ہوں۔ مومنات ہوں ایمان میں کامل ہوں یہاں تک ہو کہ کبھی کوئی ابتلاء اور امتحان آپ کے پائے ثبات کو ڈگمگانے والا نہ ہو۔ آپ کو خدا تعالیٰ سے دور کرنے والا نہ ہو۔ بلکہ اور زیادہ خدا کے قریب لانے والا اس کے آگے جھکانے والا ہو۔ جیسے بھی حالات ہو جائیں آپ کے ایمان میں ہلکا سا بھی جھول نہ آئے پھر قانتات ہوں فرمانبرداری میں بڑھی ہوئی ہوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں کی اطاعت کرنے والی ہوں نظام جماعت کی اطاعت کرنے والی ہوں۔ تبھی ہم ترقی کر سکتے ہیں جب ایک نظام کے ماتحت چل رہے ہوں گے۔ تائبات ہوں توبہ کرنے والی ہوں اپنے گناہوں غلطیوں کی بخشش طلب کر رہی ہوں خدا تعالیٰ سے اور آئندہ اس عزم کا اظہار کر رہی ہوں کہ تمام گذشتہ کوتاہیوں اور غلطیوں سے محفوظ رہنے کی کوشش کریں گی تبھی صحیح توبہ ہوتی ہے۔ تمام بدعات سے بچنے کی کوشش کریں گی۔

فرمایا ہمارے اس مشرقی معاشرے میں ہر علاقے قبیلے خاندان کی مختلف رسومات ہیں جو بعض دفعہ بوجھ بن جاتی ہیں اور یہی بوجھ ہیں جو بدعات ہیں ان کی اسطرح پابندی کی جاتی ہے جسطرح یہ دین کا حصہ بن چکی ہیں حالانکہ دین تو سادگی سکھاتا ہے۔

فرمایا اپنے روحانی مقام کو بڑھانے کیلئے عبادتوں کی طرف توجہ دینے والی ہوں۔ اگر احمدی عورتیں ان خصوصیات کی حامل ہو جائیں ہر لحہ اور ہر آن ان کے پیش نظر صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہو۔ ہر قسم کی برائیوں سے بچنے والی ہوں تو انشاء اللہ ہمیں احمدیت کی آئندہ نسلوں کے روشن مستقبل کی ضمانت ملتی رہے گی۔ عورت کو جو مقام دیا گیا ہے کہ اس کے پاؤں کے نیچے جنت ہے صرف اولاد کو حکم نہیں ہے کہ ماں کی عزت کرو اور جنت کماؤ بلکہ ماؤں کو حکم ہے کہ تم بھی ان خصوصیات کی حامل بنو جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں اور اپنی اولاد کی ایسی تربیت کرو کہ وہ جنت میں جانے والی ہو اللہ کے احکامات پر عمل کرنے والی اس کے ساتھ تعلق جوڑنے والی ہو۔ نظام جماعت کا احترام کرنے والی ہو ہر قسم کی لغویات سے پرہیز کرنے والی ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والی ہو یہ نہیں کہ اولاد کی اپنے ذاتی مفاد کیلئے شادیاں کر لیں اور مقصد حاصل کر لئے اور فساد پیدا کر دیا فرمایا جب آپ کی تربیت اور اپنے عمل کی وجہ سے ایسی اولادیں پیدا ہوں گی جو عبادت گذار بھی ہوں اللہ کا خوف رکھنے والی بھی ہوں اور بندوں کے حقوق ادا کرنے والی بھی ہوں تو اس جہاں میں بھی ایک جنت نظیر معاشرہ قائم ہو گا اور آئندہ زندگی میں بھی خدا تعالیٰ کی جنت کی وارث ہوں گی آپ بھی اور آپ کی اولادیں بھی پس ہر احمدی عورت یہ عزم کرے کہ اس نے ہر قسم کے شرک سے اپنے آپ کو پاک کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہمیشہ بھروسہ اور توکل رکھنا ہے عابدات قانتات تائبات بننا ہے تا کہ خدا تعالیٰ نے جس مقصد کیلئے آپ کو پیدا کیا ہے اس کا حق ادا کر سکیں اور اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے احمدیت کی جو نسل آپ کی گود میں بڑھ رہی ہے اس کا شمار ذریت طیبہ میں ہو نہ کہ ان میں جو شیطان کی گود میں جا پڑتے ہیں فرمایا بچوں کی طرف خاص توجہ کریں بحیثیت گھر کے نگران کے ہر عورت اپنے بچوں کے بارے میں جواب دہ ہو گی۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا تمہیں اس کا نگران بنایا گیا تھا تم نے اس کی اچھی طرح تربیت کیوں نہیں کی۔ اس کام کو معمولی کام نہ سمجھیں عورت کا صرف یہی کام نہیں ہے کہ گھر کا کھانا پکا دیا خاوند کے کپڑے دھودئے استری کر دی اور بچوں کو سکول بھیج دیا بلکہ ان کی تربیت میں بھی آپ نے مکمل طور پر حصہ لینا ہے۔

فرمایا آج کل کی برائیوں میں سے ایک برائی ٹی وی انٹرنیٹ پر غلط قسم کے پروگرام ہیں فلمیں ہیں اگر آپ نے اپنے بچوں کی نگرانی نہیں کی اور انہیں ان لغویات میں پڑا رہنے دیا تو پھر بڑے ہو کر یہ بچے آپ کے ہاتھ میں نہیں رہیں گے۔

فرمایا کبھی یہ نہیں سمجھیں کہ معمولی سی غلطی پر بچے کو کچھ نہیں کہنا ٹال دینا ہے اس کی حمایت کرنی ہے بلکہ ہر غلطی پر اسے سمجھانا چاہئے آپ کے سپرد صرف آپ کے بچے نہیں ہیں قوم کی امانت آپ کے سپرد ہے۔ احمدیت کی مستقبل کے معمار آپ کے سپرد ہیں ان کی تربیت آپ نے کرنی ہے خاص طور پر اللہ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے اپنے عمل سے بھی اور سمجھاتے ہوئے بھی بچوں کی تربیت کریں۔ اور پھر میں کہتا ہوں اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور اپنے آپ کو بھی دنیوی لغویات سے پاک کریں عابدات بنیں اور اپنے بچوں کیلئے بھی جنت کی ٹھنڈی ہواؤں کے سامان پیدا کریں اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

## ولادتیں

☆...... مورخہ 21.10.05 کو مکرم مظفر احمد ندیم معلم سلسلہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام حضور انور نے "سفیر احمد ندیم" تجویز فرمایا ہے۔ بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم محمد صادق صاحب آف چارکوٹ کا نواسہ اور مکرم مبشر احمد صاحب آف کالابن کا پوتا ہے اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

☆...... مکرم مولوی مظفر احمد شاہد حلقہ طاہر آباد آسنور کا نکاح مکرمہ مہ جبین اختر صاحبہ بنت مکرم عبدالرشید نائک کے ساتھ مکرم عبدالمنان صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ آسنور نے مورخہ 11 ستمبر 2005ء کو 15 ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اعانت بدر 50 روپے۔ (طاہر احمد بیگ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان درجہ سادسہ)

## اعلانات نکاح وتقریب شادی ورخصتانہ

☆...... مورخہ 30.5.05 کو مسجد فضل عمر چنتہ کنٹہ میں مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے میری بچی بشریٰ بیگم صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ کے سہیل احمد صاحب ابن مکرم کے شفیق احمد صاحب ساکن تیماپور کرناٹک مبلغ گیارہ ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ (محمد سلیمان چنتہ کنٹہ)

☆...... خاکسار کے بیٹے الطاف حسین صاحب لون کا نکاح عزیزہ فہمیدہ اختر بنت مرحوم عبدالرحمٰن صاحب تیلی آف رشی نگر کے ساتھ مکرم مولوی ایاز رشید صاحب عادل مبلغ سلسلہ رشی نگر نے 2.9.05 کو بعد نماز جمعہ چالیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اعانت بدر ایک صد روپے۔ (بشیر احمد لون رشی نگر)

☆...... محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد برائے نومبائعین کی بیٹی عزیزہ آصفہ طلعت سلمہا کی رخصتی کی مبارک تقریب مورخہ 10.11.05 کو احمدیہ گراؤنڈ قادیان میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے معہ بیگم صاحبہ شرکت فرمائی اور بچی کے رخصتانہ کی تقریب پر دعا کروائی۔ بچی کا نکاح عزیز ناصر محمود سلمہ اللہ ابن محترم چوہدری محمود احمد صاحب آف قادیان کے ساتھ دو سال قبل ہو چکا تھا۔ دعا میں کثیر تعداد میں قادیان کے مرد و زن کے علاوہ غیر مسلم احباب نے بھی شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ تمام رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ (ادارہ)

## درخواست دُعا

☆...... مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہی وال پاکستان اپنی اور اپنے اہل خانہ کی صحت و سلامتی، دینی و دنیاوی ترقیات بچوں کے روشن مستقبل کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر 300 روپے۔ (ادارہ بدر)

☆...... میرے خاوند ظہور خان صاحب بے روزگار ہیں ان کے بابرکت روزگار اور دیور مرحوم حیدر خان صاحب کی مغفرت۔ اسی طرح جملہ پریشانیوں کے ازالہ اور سب اہل وعیال کی صحت و تندرستی کیلئے درخواست دعا ہے۔ (حیاتن بیگم کرڈاپلی)

بقیہ صفحہ نمبر 2

ہیں۔ اور مجھے ... سے بڑی خوشی اسبات کی ہے کہ وہ پنجابی ہیں میں نے جب ان سے لڑکھڑاتی اردو میں بات کرنا چاہی تو حضور نے مجھے کہا کہ تم پنجابی میں بات کرو اور انہوں نے بہت ہی اچھی پنجابی میں گفتگو کی۔ انہوں نے کہا جب میں نے حضور سے کب تک رہنے کی بات کی تو حضور صاحب کا جواب تھا کہ میرا دل ہے کہ میں رہ ہی یہاں جاؤں''۔

روزنامہ ''دینک جاگرن'' جالندھر نے اپنی 19 دسمبر 2005 کی اشاعت میں حضور انور کی تصاویر کے ساتھ خبر دی ایک تصویر میں حضور انور کالج کی طالبات کو پین عطا فرما رہے ہیں۔ جب کہ دوسری تصویر میں حضور انور بعض معزز مہمانوں کے ساتھ کھڑے ہیں اور حضور انور نے اپنے گلے میں وہ چادر ڈالی ہوئی ہے جو حضور انور کو اکالی دل کے لیڈر سیوا سنگھ سیکھواں نے پہنائی تھی۔

اخبار روزنامہ امر اجالا نے خبر شائع کرتے ہوئے لکھا کہ ''قادیان کے راج نیتاؤں کی خلیفہ سے ملاقات''

روزنامہ اتم ہندو اور روزنامہ چڑھدی کلا پٹیالہ نے اپنی 19 دسمبر کی اشاعت میں لکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کو پنجاب سرکار نے اسٹیٹ گیسٹ قرار دیا۔

روزنامہ نواں زمانہ جالندھر نے اپنی 19 دسمبر کی اشاعت میں احمدیہ جماعت کے خلیفہ کی طرف سے قوم کے نام پہلا خطاب کے عنوان سے خبر شائع کی اسطرح بعض اخبارات نے پاکستان اور بھارت کے مختلف شہروں سے آنے والے قافلوں کے بارہ میں بھی خبریں شائع کیں۔

## 20 دسمبر بروز منگل

صبح چھ بج کر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے پروگرام کے مطابق ۱۱ بجے فیملی وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں سعودی عرب سے آنے والے احباب کے علاوہ پاکستان کی جماعتوں کراچی، ربوہ، سرگودھا، بہاولپور، بہاول نگر اور ہندوستان کی جماعتوں Charkote, Channai, Gangtok, Shorat, Kanpur, Rishinagar, Hasilpur, Kerang, اور Bhardtpur کی مجموعی طور پر 23 فیملیز کے 215 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک تشریف لاکر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

چار بجکر چالیس منٹ پر حضور انور اپنی رہائش گاہ دارالمسیح سے باہر تشریف لائے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر دعا کیلئے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے۔ آج بھی بہشتی مقبرہ جانے والے راستوں کے ارد گرد قادیان کے مکینوں اور پاکستان اور دوسرے ممالک سے آنے والے احباب جماعت کا ایک ہجوم اپنے پیارے آقا کے دیدار اور ایک جھلک دیکھنے کیلئے کھڑا تھا۔ حضور انور کو دور سے دیکھتے ہی ان عشاقان کے ہاتھ بلند ہو جاتے ہیں اور ہر طرف سے السلام علیکم حضور کی آوازیں آنے لگتی ہیں۔ احباب بڑے پر جوش اور والہانہ انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہیں اور اس مبارک اور پیاری بستی قادیان کی فضاء بار بار نعرہ ہائے تکبیر سے گونجتی ہے اس کے گلی کوچوں اور مکانوں سے لحہ لحہ توحید الٰہی کا اقرار ہوتا ہے یہ دن بڑے ہی مبارک ہیں اور قدم قدم پر روح پرور مناظر دیکھنے میں آتے ہیں۔

بہشتی مقبرہ سے واپسی پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پانچ بجے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں ہندوستان کی 17 جماعتوں کیرنگ۔ کٹیا۔ یادگیر۔ نورنمی۔ کیرالی۔ رشی نگر۔ امروہہ۔ بالسو۔ یاری پورہ۔ آسنور۔ راجوری۔ سورو۔ بھدرک۔ لہارکا۔ اندورہ۔ بھرتپور۔ کالیکٹ۔ کے علاوہ پاکستان کی جماعتوں ربوہ راولپنڈی۔ گوجرانوالہ۔ منڈی بہاوالدین۔ فیصل آباد۔ لاہور۔ ناصر آباد۔ بہاولپور سے مجموعی طور پر 22 فیملیز کے 220 افراد نے شرف ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام سات بجے تک جاری رہا۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج بھی اخبارات نے خبروں کی اشاعت کا سلسلہ جاری رکھا، روزنامہ ہند سماچار جالندھر نے اپنی 20 دسمبر کی اشاعت میں ڈی سی گورداسپور کی حضور انور کے ساتھ ملاقات کی تصویر اور رپورٹ شائع کی اسی طرح اخبار روزنامہ دینک جاگرن جالندھر نے بھی تصویر کے ساتھ ڈی سی اور ایس ڈی ایم کی حضور انور کے ساتھ ملاقات کی رپورٹ شائع کی۔ اخبار ٹریبون چنڈی گڑھ۔ اجیت سماچار۔ دینک جاگرن اور اجیت جالندھر نے پاکستان اور انڈیا کے مختلف حصوں سے آنے والے قافلوں کے بارہ میں خبریں شائع کیں۔

## 21 دسمبر بروز بدھ 2005ء

صبح چھ بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد اقصیٰ'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے نیپال، بنگلہ دیش پاکستان اور انڈیا کی ۱۳ مختلف جماعتوں لکھنؤ، شاہجہانپور، کالیکٹ، Chakogam, Bhadarwah, Sorab, Ukara, Chinai, Kardapali, Shimoga, Timapur, Sagar, Yadgir, سے آنے والی 25 فیملیز کے 212 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اور تصاویر بھی بنوائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ایک بجے تک جاری رہا۔ سوا ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ دارالمسیح سے باہر تشریف لائے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر دعا کیلئے تشریف لے گئے۔ آج بھی ہزاروں احمدی راستہ کے دونوں طرف اپنے پیارے آقا کے دیدار کیلئے کھڑے تھے اور مسلسل والہانہ انداز میں نعرے بلند کر رہے تھے۔

احاطہ بہشتی مقبرہ کا حالیہ رقبہ تقریباً 17 ایکڑ ہے۔ یہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آبائی باغ تھا۔ بعد میں کچھ اور زمین خرید کے اس احاطہ کو وسیع کیا گیا۔ بہشتی مقبرہ میں سب سے پہلے حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹیؓ صاحب دسمبر 1905ء میں دفن ہوئے۔ بہشتی مقبرہ میں آپؓ کی قبر سب سے پہلی قبر ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات 26 مئی 1908ء کو لاہور میں ہوئی تھی۔ 27 مئی کو حضورؑ کی بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔ آپؑ کے دائیں جانب حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاولؓ کی قبر ہے۔ اور آپؑ کے بائیں جانب جو جگہ خالی ہے وہ حضرت امّ المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی تدفین کیلئے خالی رکھی گئی ہے۔ حضرت امّ المومنینؓ کی وفات 20/21 اپریل 1952ء کی درمیانی شب کو ربوہ میں ہوئی۔ آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں امانتاً دفن ہیں۔ آپؓ کی وصیت تھی کہ '' مجھے قادیان پہنچانا یہاں نہ رکھ لینا''۔ اللہ تعالیٰ جلد ایسے حالات پیدا فرمائے کہ یہ امانات اپنی مخصوص جگہ پر پہنچیں۔

اس بہشتی مقبرہ کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب الوصیت میں فرماتے ہیں۔

'' مجھے ایک جگہ دکھائی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر پہنچ کر اس نے مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی۔ اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا کہ یہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں''۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جگہ کے انتخاب کے تعلق میں فرمایا'' میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں ہے اس کام کیلئے تجویز کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اس کو بہشتی مقبرہ بنا دے''۔

بہشتی مقبرہ سے واپس آنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے یہاں فیملی اور انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ بنگلہ دیش اور پاکستان کی آٹھ جماعتوں ربوہ، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، کراچی، ساہیوال، وہاڑی، مُریدکے میرپور، کے علاوہ ہندوستان کی 15 جماعتوں Ukara, Hyderabad, Bhubneshwar, Shimoga, Asnoor, Yadgir, Abro, Charkot, Kamra, Bhadrak, Bhadarwah, Bharatpur, Kardapalli, Marcara, Kalaban سے آنے والی مختلف فیملیز کے مجموعی طور پر 25 خاندانوں کے 285 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام سات بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ تشریف لے جاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج اخبار روزنامہ '' نواں زمانہ جالندھر'' اور روزنامہ اجیت جالندھر نے قادیان کی مختلف شخصیات اور مہمانوں کی حضور انور کے ساتھ ملاقات کی خبر شائع کی اخبار'' نواں زمانہ'' نے ڈی سی اور ایس ڈی ایم کی حضور انور سے ملاقات کی خبر شائع کی۔

اخبار روزنامہ امر اُجالا، روزنامہ دینک جاگرن، روزنامہ پنجابی ٹربیون، نے پاکستان اور دوسرے مختلف ممالک سے آنے والے وفود کے بارہ میں خبریں شائع کیں اور آرٹیکل لکھے۔

## 22 دسمبر بروز جمعرات

صبح چھ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر دعا کیلئے تشریف لے گئے۔

بہشتی مقبرہ سے واپس آتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ وقت کیلئے بشیر احمد ناصر صاحب فوٹو گرافر کی والدہ صاحبہ کی عیادت کیلئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔ دارالمسیح واپس آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے مکان پر مہمانوں کی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ اور کھانا پکانے والی ٹیم کو کھانے کے تعلق میں ضروری ہدایات دیں۔

اس کے بعد حضور انور واپس اپنے دفتر تشریف لائے۔ سردار پرتاپ سنگھ باجوہ وزیر تعمیرات کے بھائی حضور انور کی ملاقات کیلئے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

پونے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ تشریف لاکر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

آج پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ قادیان کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب تھی۔ اس تقریب کا انتظام جلسہ گاہ کے احاطہ میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نمازوں کی ادائیگی کے بعد پیدل ہی اس افتتاحی تقریب کیلئے تشریف لے گئے۔ سب سے پہلے مرکزی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ جلسہ سالانہ کی انتظامیہ کے تمام ناظمین ترتیب کے ساتھ لائنوں میں کھڑے تھے۔ ہر ناظم کے آگے اس کے شعبہ کے نام کی تختی لگی ہوئی تھی۔ ہر ناظم کے پیچھے اس کے نائبین اور معاونین قطاروں میں کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز باری باری تمام ناظمین کے پاس تشریف لے گئے اور ان کا تعارف حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے شعبوں اور کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ تمام ناظمین نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ رہائش گاہوں کے ناظمین سے حضور انور نے آنے والے مہمانوں اور ان کی رہائش کے انتظامات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ نیز یہ بھی دریافت فرمایا کہ گھروں میں اور پرائیویٹ طور پر کتنے مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں۔

اس کے بعد ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور نے اپنے خطاب میں فرمایا۔ جلسہ سالانہ کی روایات کے مطابق جب ڈیوٹیوں کا آغاز ہوتا ہے تو ایک معائنہ بھی کیا جاتا ہے۔ گو ابھی انتظامیہ نے مجھے معائنہ تو نہیں کروایا۔ میرا خیال تھا لنگر خانوں، قیام گاہوں میں جانا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا بہر حال آپ جو کارکنان ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو مہمانوں کی خدمت کیلئے رضا کارانہ پیش کیا ہے۔ یاد رکھیں یہ بہت بڑا اعزاز ہے۔ پس مہمانوں کی خدمت کر کے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ بعض دفعہ مہمانوں کی طرف سے زیادتی بھی ہو جائے تو حوصلے سے صبر سے برداشت کریں۔ آپ کا مقصد خدمت کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہر ناظم شعبہ اس بات کا نگران ہے کہ اس کے نائبین منتظمین اور معاونین خدمت کے جذبہ کے ساتھ اپنے اپنے شعبہ میں کام کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اس سال [illegible] حصہ کارکنان کا پاکستان سے بھی آیا ہوا ہے۔

پاکستان سے آنے والے کارکنان میں بہت سے ایسے ہیں جن کو ابھی جلسہ کی ڈیوٹیوں کا تجربہ نہیں ہے کیونکہ پاکستان میں ایک عرصہ سے جلسہ سالانہ کا انعقاد نہیں ہوا۔

حضور انور نے فرمایا یاد رکھیں خدا تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی موقع عطا فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کریں۔ اس لئے آپ بھی خاص طور پر اپنے اندر ایک خدمت کے جذبہ سے کام کریں۔ خدا کی رضا کے حصول کی خاطر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کریں اور ڈیوٹیوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا معاونین جو دس بارہ سال کے بچے ہوتے تھے وہ بھی زیادہ سے زیادہ دو تین گھنٹے سویا کرتے تھے۔ پس یہ بہانہ آپ نے نہیں بنانا کہ مجھے آرام نہیں مل سکا اس لئے میں ڈیوٹی پر حاضر نہ ہو سکا۔ اپنے آراموں کو اور نیندوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کیلئے قربان کریں۔ آنے والے مہمان کسی دنیاوی میلے میں نہیں آرہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ مہمان آپؑ کے بلانے پر یہاں آرہے ہیں۔ خدا کی رضا کے حصول کے لئے یہاں آرہے ہیں۔ ان کی خدمت کرنا آپ کیلئے بہت سی برکتوں کا موجب ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کسی قسم کی تلخ کلامی، ناراضگی کا اظہار چہرے پر نہیں آنے دینا دوسرے اپنے آرام کی پرواہ نہیں کرنی۔ تیسری اہم بات ان دنوں دعاؤں پر زور دینا ہے دعاؤں کے بغیر ہم ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتے۔

حضور انور نے فرمایا ایک اہم بات جس کی ڈیوٹی کے دوران کوتاہی ہو جاتی ہے یہ ہے کہ نماز وقت پر ادا نہیں ہوسکتی۔ حضور انور نے فرمایا کارکنان چار پانچ ملکر باجماعت نماز ادا کریں۔ ناظمین اس بات کے ذمہ دار ہوں گے کہ ان کے کارکنان باجماعت نماز ادا کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ جس مقصد کیلئے آپ نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے اس کو احسن رنگ میں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ڈیوٹیوں کے اس افتتاحی خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کارکنات کی طرف تشریف لے گئے اور ان کی انتظامات اور ڈیوٹیوں کا جائزہ لیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگر خانہ نمبر 3 کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ شام کا کھانا تیار کیا جا رہا تھا۔ حضور انور نے سالن (آلو گوشت) کی ایک دیگ دیکھی اور پکے ہوئے گوشت کا جائزہ لیا کہ اچھی طرح پک گیا ہے پھر حضور انور لنگر خانہ کے اس حصہ میں تشریف لے گئے جہاں تنوروں کے ذریعہ روٹیاں پک رہی تھیں۔ حضور انور نے معاونین سے دریافت فرمایا جو روٹیوں کی گنتی کر کے ڈھیریاں لگا رہے تھے۔ اس پر معاونین نے بتایا کہ پچاس پچاس روٹیوں کی ڈھیریاں لگا رہے ہیں۔ حضور انور نے معاونین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا آپ سب کشمیری لگتے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگر خانہ نمبر 2 کے معائنہ کیلئے تشریف لے گئے۔ لنگر خانہ کے تمام معاونین نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

یہاں بھی شام کے لئے کھانا تیار کیا جا رہا تھا۔ آلو گوشت پکایا جا رہا تھا۔ حضور انور نے یہاں بھی سالن کا جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ گوشت گلے بغیر نہیں دینا۔ سادہ چاول بھی پکائے تھے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تنوروں کے پاس تشریف لے گئے۔ جہاں منتظمین نے بتایا کہ آج شام کے لئے اس لنگر خانہ سے نو ہزار روٹی تیار کی گئی ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا آٹے کی کتنی بوریاں پکائی گئی ہیں۔ اور نمک کس حساب سے ڈالا ہے۔ حضور انور معاونین کے پاس تشریف لائے اور از راہ شفقت روٹی سے ایک لقمہ لیکر کھایا۔

اس معائنہ کے بعد سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ دار المسیح تشریف لے آئے۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ تشریف لے جاکر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

## ہم نے دیکھے تھے میرزا مسرور
## حضرتِ مسرور آج دیکھیں گے

جلوہ مستور آج دیکھیں گے
برسر طور آج دیکھیں گے

جو ہوا نورِ مصطفیٰ کے طفیل
چہرہ پر نور آج دیکھیں گے

ایک روشن جمال چہرہ ہم
چشم بددور آج دیکھیں گے

اس حسین چاند کو نکلنے دو
تا بہ مقدور آج دیکھیں گے

ایک وجد و سرور طاری ہے
حسنِ مسرور آج دیکھیں گے

جس کو حاصل ہے فتح و نصرت وُہ
ابنِ منصور آج دیکھیں گے

حسن کا جام تو چھلکنے دو
عشق مخمور آج دیکھیں گے

سب کے چہروں پہ مسکراہٹ ہے
سب ہیں مسرور آج دیکھیں گے

لو وہ اترا منار بیضاء پر
اس کو قرب و دور آج دیکھیں گے

لے چلو قادیان عابد کو
اس کو حضور آج دیکھیں گے

(لئیق احمد عابد۔ ایڈیشنل وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

## ولادت

☆..... مکرم فرید انور صاحب آف کانپور کے ہاں مورخہ 6.9.05 کو بیٹی پیدا ہوئی جو تحریک وقف نو میں شامل ہے حضور انور نے از راہ شفقت بجیلہ انور نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم محمد سعید صدیقی آف کانپور کی پوتی اور مکرم ناصر احمد صاحب آف ٹاٹا کی نواسی ہے دونوں بچوں کی صحت و تندرستی درازی عمر اور صالح خادم دین ہونے کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپے)

بقیہ صفحہ ( 16 )

بخش سکا گو کہ وہ کتنا ہی نیک اور خدا کے آگے جھکنے والا ہو۔

فرمایا یہ نہ صرف آنحضرت ﷺ کی توہین ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی صفات کا بھی انکار ہے۔ اسطرح خدا تعالیٰ کے انکار کے بھی مرتکب ہو رہے ہیں ایسے لوگ ہوش کے ناخن لیں سوچیں سمجھیں اور بلاوجہ مسلمانوں کو ابتلاء میں نہ ڈالیں حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اور اقتباسات اس سلسلہ میں پیش کرنے کے بعد فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے بارہ میں اس قسم کے نظریات مسلمانوں میں پائے جاتے ہیں اور اس سے فائدہ اٹھا کر عیسائی پہلے بھی سرگرم رہے اور اب بھی دوبارہ سرگرم ہوئے ہیں اور اب دنیا میں ان کے حملوں کی بھرمار ہو رہی ہے فرمایا پس اگر آج مسلمان اپنا اسلام زندہ رکھنا چاہتے ہیں تو سوائے خاتم الانبیاء کے عاشق صادق کے پیچھے چلنے کے اور کوئی راستہ نہیں اس لئے اس مسیح و مہدی کی دشمنی کو چھوڑ دیں۔

فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں مسیح موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے ہمیں ایسے راستے بتائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام دکھانے کے لئے جن پر ایک سطح پر رہنے والے انسان کی نظر نہیں جا سکتی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اور اقتباسات پیش کرنے کے بعد فرمایا یہ ہے مقام ختم نبوت اور یہ ہے اس کامل شریعت کا کمال جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری کہ اس کی پیروی کے نتیجے میں بھی وحی و الہام ہوتا ہے ورنہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پھر ہم میں اور دوسروں میں فرق کیا رہ گیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ غور کریں انتظار کرتے کرتے اپنی عمریں ضائع نہ کریں اور آنے والے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے مان لیں تا کہ اللہ کے حضور جب حاضر ہوں تو سرخرو ہو سکیں اور مسیح موعود علیہ السلام کو مانکر ہی مسلمان مقام ختم نبوت کو اپنے دلوں میں بٹھا رہے ہوں گے۔ ایک ایسے شخص کو مان رہے ہیں جو امتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق ہے اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب پاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبوت کے اعزاز سے مشرف ہوا ہے۔

فرمایا جو دولت آپ کے گھر میں موجود ہے اس کو چھوڑ کر دوسرے کے گھر کو اس سے کمتر چیز لینے کیلئے کیوں دیکھتے ہیں وہ چشمہ جو تمہارے گھر میں موجود ہے اس سے اپنی پیاس بجھاؤ بلکہ غیروں کو بھی اس طرف لاؤ بجائے اس کے کہ ایسے سراب کی طرف دوڑا جائے جس کے پیچھے دوڑتے دوڑتے زندگیاں ختم ہو جاتی ہیں اور کچھ نہیں ملتا۔

فرمایا آج ایم ٹی اے کے ذریعہ تمام دنیا میں ہماری آواز پہنچ رہی ہے پہنچنے کے بعد مسلمان اس

چشمہ سے فیض پائیں جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے فیض کا منبع ٹھہرایا ہے اور اپنا محبوب بنایا ہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اور فیضان ہے کہ آپ کے پیچھے چل کر فنا ہو کر اللہ تعالیٰ کا محبوب بنکر انسان اس انعام سے بھی فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پیشگوئی بھی موجود ہے اور ایسی نبوت کا دعویٰ کرنے والے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات بھی موجود نظر آ رہی ہیں۔ سچا دعویٰ خود بولتا ہے اور گذشتہ 100 سال سے زائد جماعت احمدیہ کی یہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے اس کو دیکھ کر اب تو مسلمان ہوش میں آئیں اتنا عرصہ گزر گیا ہے اور یہ جماعت ترقی پر ترقی کرتی جا رہی ہے اللہ کے فضل سے اس عرصہ میں کئی جھوٹے دعویدار پیدا ہوئے ان کا کیا حشر ہوتا رہا ہے۔

حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ ہے آنحضرت ﷺ کا مقام ختم نبوت کہ جہاں اللہ تعالیٰ کی عبودیت کے اعلیٰ ترین معیار قائم ہوئے جن کا خدا تعالیٰ نے خود آپ کے ذریعہ قرآن کریم میں اعلان فرمایا دیکھیں کس خوبصورتی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مقام ختم نبوت کو بیان فرمایا ہے جس کو اس باریکی میں جا کر اس مقام کا فہم و ادراک ہوا اسے یہ کہنا کہ ختم نبوت کے منکر ہیں ظلم نہیں تو اور کیا ہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بصیرت افروز اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا یہ بتائیں کہ کیا توہین رسالت بلکہ اللہ تعالیٰ کی توہین کے یہ مجرم ٹھہرتے ہیں یا احمدی بہرحال قرآن کریم میں کئی آیات موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نہ صرف نبی آ سکتا ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہی نبی کا آنا آپ کے مقام کو اونچا کرتا ہے نہ کہ کم۔

حضور نے ایک حدیث پیش کی اور فرمایا کہ اس حدیث کے اگر ظاہر معنی لینے ہیں تو پھر اس مسجد (نبوی) کے بعد کوئی مسجد نہیں بن سکتی اور آنحضرت صلعم کی مسجد آخر المساجد ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اور اقتباس پیش کر کے حضور نے فرمایا کہ یہ مقام ختم نبوت ہے کہ آپ نے باقی نبیوں کے بارہ میں بتایا کہ وہ آئے تھے یہ ہے صحیح ادراک مقام نبوت کے خاتم ہونے کا کہ گذشتہ نبیوں کی بھی تصدیق کی ہے اور ان کی نبوت پر بھی اپنی نبوت کی مہر ثبت کی ہے۔ نہ کہ صرف اتنا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

فرمایا یہی کسی اعتراض کرنے والے نے سوچا ہے کہ مقام ختم نبوۃ کیا ہے یہ فکر تھی جو سب نبیوں سے زیادہ آپ کو تھی کہ اللہ تعالیٰ کے قریب لوگوں کو لایا

جائے یہ تھا آپ کے نبوت کا مقام صرف نبیوں کیلئے ہی نہیں بلکہ تمام کائنات کی پیدائش پر آپ کی مہر ثبت ہے اللہ تعالیٰ نے کائنات کو اسلئے پیدا کیا ہے کہ آپ کو پیدا کرنا تھا۔

فرمایا یہ ہیں نبوت کی توہین کرنے والے جو بدعتیں دین میں پیدا کرنے والے ہیں۔ ان ساری گدیوں کو دیکھ لو اور عملی طور پر مشاہدہ کر لو کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوۃ پر ہم لوگ ایمان لائے ہیں یا وہ؟ دیکھ لیں بعض جگہ گدی نشینوں کے ایسے ایسے معجزات بیان کئے جاتے ہیں جن کو کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہم نے سنا بھی نہیں۔ وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے پیروں فقیروں کو بڑھا دیتے ہیں۔ تو مقام ختم نبوت کی وہ توہین کرنے والے ہیں نہ کہ ہم۔

فرمایا پس ہمیں الزام دینے اور اندھی مخالفت کرنے کی بجائے زمانے کی حالت کو دیکھیں زمانہ محسوس کر رہا تھا کیا زمانہ اس کا مطالبہ نہیں کر رہا۔ صرف احمدیوں پر الزام نہ لگائیں بلکہ تحقیق کریں اور احمدی خود بھی اپنے ماحول میں ان کی مدد کریں دعوت الی اللہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو مزید وسیع کریں انہیں بتائیں کہ ہمارا عقیدہ کیا ہے۔

حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور اقتباس پیش کر کے فرمایا میں پھر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچیں صرف ہم پر الزام تراشی نہ کریں اپنے اندر دیکھیں کہ کیا آپ نے مقام ختم نبوت کو پہچانا ہے جس کی چند جھلکیاں میں نے پیش کی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں صرف اس بات پر جوش میں نہ آ جائیں کہ نبوت کا دعویٰ کیوں کیا ہے۔

فرمایا میں پھر بڑی ہمدردی کے جذبے سے مسلمانوں سے کہتا ہوں کہ توبہ کریں توبہ کریں اور توبہ کریں احمدیوں کے خلاف دنیا میں جہاں جہاں ایسی حرکات ہو رہی ہیں اس کو چھوڑ دیں اپنا جائزہ لیں کہ کیا اس عظیم نبی کی امت کے افراد کو ایسا ہونا چاہئے۔ کیا ظلم کی یہ مثالیں دکھانی چاہئیں کیا آج کل جو امت کے حالات ہیں ان پر نظر رکھتے ہوئے کوئی کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے یا یہ چیز یہ احساس دلاتی ہے کہ اللہ کے حضور رو رو کر دعائیں کریں بجائے اس کے کہ غیروں کے آگے جھک رہے ہوں اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔ دیکھیں آپ سب جو احمدی اس وقت

میرے سامنے یہاں بیٹھے ہیں مسیح موعود کے ماننے والے یہ باتیں آج میں نے صرف غیروں کے سنانے کے واسطے نہیں کہیں بلکہ آپ کے لئے بھی ہیں اس مقام کو سمجھیں اور اپنے اندر اور اپنی نسلوں کے اندر وہ معیار قائم کرتے جائیں کیوں کہ آج آپ احمدی ہیں جنہوں نے اس خاتم النبین کے مقام کو پہچاننا ہے آپ ہیں جنہوں نے اس مقام سے دوسروں کو بھی آشنا کرنا ہے اپنی عبادتوں کے وہ اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں جو اس خاتم الانبیاء نے کئے اور جس کے نمونے ہمیں اس کے غلام صادق نے دکھا کر ہم سے توقع کی کہ ہم بھی اس سنت پر چلیں آج آپ ہیں جنہوں نے اس خاتم النبیین اور محسن انسانیت کے صلح آشتی اور محبت کے پیغام کو مشرق میں بھی پہنچانا ہے اور مغرب میں بھی پہنچانا ہے اور شمال میں بھی پہنچانا ہے اور جنوب میں بھی پہنچانا ہے اور تمام دنیا کے ہر انسان کو اپنے پیدا کرنے والے خدا کی پہچان کروانے کیلئے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑنا۔ اگر آج ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اس ذمہ داری کو نہ سمجھا تو وہ بھی ان لوگوں کی صف میں کھڑا ہوگا جنہوں نے باوجود محبت اور امتی ہونے کے دعوے کے اس مقام ختم نبوت کو نہیں پہچانا اس دعوے کو اپنے عمل سے ثابت نہیں کیا۔ اس غلام صادق کو جس نے اس ہستی سے اس نبیوں کے سردار کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کا بیڑا اٹھایا تھا۔ اس کا غلام ہونے کے بعد اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھا اگر ہم یہ کام نہیں کریں گے تو یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق یہ کام کر رہا ہے اور پہنچا رہا ہے اور آج اللہ کے فضل سے دنیا کے کونے کونے تک یہ پیغام پہنچ چکا ہے۔ لیکن ہم اگر اس سے بے اعتنائی برتتے رہے توجہ نہ کی تو ان برکات سے فیضیاب نہیں ہو سکیں گے جن برکات کا وعدہ ہے اللہ ہر احمدی کو ہمیشہ ان برکات سے فیضیاب کرتا جائے۔

خدا تعالیٰ آپ کو اس جلسے کی برکات سے ہمیشہ نوازتا رہے اس روحانی ماحول میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو جھولیاں آپ نے بھری ہیں اللہ کرے یہ ہمیشہ بھری رہیں آپ کی نسلیں بھی ان سے فیض پاتی رہیں آپ سب ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام دعاؤں کے وارث بنتے رہیں اللہ کرے۔ آمین۔


آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 بینٹنک لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222, 2248-1652

2243-0794

رہائش: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ادوا زکوتکم

(اپنی زکوۃ ادا کیا کرو)

منجانب

طالب دعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

# احراریوں کا اصلی روپ

مقصود احمد بھٹی مبلغ جماعت احمدیہ حیدرآباد

مجلس احرار دراصل دیوبندی مکتبہ فکر افراد کا ایک ٹولہ ہے جو اسلام کے نام پر سیاست میں اثر و رسوخ حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں۔ ان کے بانی سید عطاء اللہ شاہ بخاری ہیں۔ اس ٹولہ نے مسلمانوں کا لبادہ اوڑھکر سیاست میں گھسنے کیلئے اپنی سیاسی پارٹی کا نام ”مجلس احرار اسلام ہند“ رکھا۔ سیاست میں کامیابی نہ ملنے کی وجہ سے ان احراریوں نے اسلامی فرقہ پرستی کو ہوا دیکر مسلمانوں پر اپنا رعب جمانے کی کوشش کی وہاں بھی کامیابی نہ ملنے پر یہ حربہ شروع کیا کہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور پیسہ بٹورنے کیلئے احمدیوں کے خلاف ایک محاذ بنایا جائے تا کہ مسلمان بہکاوے میں آکر ان کی تائید و مدد کریں۔ چنانچہ انہوں نے تحفظ ختم نبوت کے نام پر ایک تحریک شروع کر کے جماعت احمدیہ کے خلاف منکرین ختم نبوت ہونے کا نہایت ہی جھوٹا اور ظالمانہ پروپیگنڈہ شروع کیا ہوا ہے۔ احراری جو اصل میں دیوبندیت کا ہی دوسرا نام ہے انہوں نے جماعت احمدیہ کی خلافت ثانیہ سے ہی مخالفت میں اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور یہاں تک کہا کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے اور قادیان کی اینٹ دریائے بیاس میں بہادیں گے تب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ان احراریوں کے بے ہودہ پروپیگنڈ کا منہ توڑ جواب دیا اور یہ فساد و بغاوت پر بھی اُتر آئے جلسے جلوس منعقد کر کے عوام کو جماعت احمدیہ کے خلاف اکسانے لگے۔ ان کی بدتمیزی کو دیکھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے کہا تھا کہ یہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ کیا بجائیں گے۔ میں ان کے پیروں کے نیچے سے زمین نکلتی دیکھتا ہوں۔ تب سے اب تک نہ صرف ہندوستان سے بلکہ ہر جگہ سے انکا صفایا ہونے لگا کچھ عرصہ قبل پاکستان میں ان کی باسی کڑھی میں اُبال آیا۔ اور اب یہ ہندوستان میں فساد و بغاوت کو ہوا دینے کیلئے سرگرم عمل ہوگئے۔ پہلے تو پنجاب کے شہر لدھیانہ سے انہوں نے فساد اور بغاوت کا بیج بویا۔ اور انہوں نے ایک نیک فطرت اور متقی احمدی داعی الی اللہ محترم مولانا عبد الرحیم صاحب کو ظالمانہ طور پر شہید کیا۔ یہ مخلص داعی الی اللہ دراصل ان ہی احراریوں کی مجلس کے سرکردہ عالم تھے۔ لیکن ان کے جھوٹے اور بے بنیاد پروپیگنڈہ سے تنگ آکر انہوں نے جماعت احمدیہ یعنی حقیقی اسلام کو قبول کر لیا تھا اور انکی اصلیت عوام الناس کو بتاتے تھے کہ احراری (دیوبندی) جماعت احمدیہ کی مخالفت صرف اور صرف دھوکہ دہی اور جھوٹ کی بنیاد پر کرتے ہیں۔

یہ احراری جماعت احمدیہ کی مخالفت کر کے جماعت احمدیہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کی تائید و نصرت خدا تعالیٰ فرما رہا ہے تاریخ کے اوراق یہ گواہی دے رہے ہیں کہ اس سے پہلے جماعت احمدیہ کو مٹانے کے منصوبے لیکر جو اُٹھے وہ خود مٹ گے۔ اب جو بھی جماعت احمدیہ کی مخالفت کی کوشش کرے گا وہ وعدہ الٰہی **انی مھین من اراد اھانتک** کے مطابق ذلیل و رسوا ہوگا ان احراریوں نے عوام کو دھوکہ دینے کیلئے اور معصوم مسلمانوں سے پیسہ بٹورنے کیلئے اب حیدرآباد کو بھی اپنا اڈہ بنایا ہوا ہے۔ یہاں اخبارات اور اشتہارات کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے خلاف اعلان جہاد کے نعرے بلند کر کے معصوم عوام کو فتنہ فساد کرنے کی طرف اُکسایا جارہا ہے۔ اور ظلم یہ کے ایک ایسی جماعت جو قیام توحید اور رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے پرچم کو پوری دنیا میں لہرانے کے منصوبے بنا کر سرگرم عمل ہے۔ ایسی جماعت کو کفر اور دجل کے مذموم فتووں کے ذریعہ یہ احراری دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے فتوے دے رہے ہیں۔ ہم ان احراریوں (دیوبندیوں) سے پوچھتے ہیں کیا آپ دوسروں کی نظر میں مسلمان ہو؟ نمونتاً چند فتوے ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:-

دیوبندیوں کے کُفر میں شک کرنے والا کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 54)

دیوبندی عقیدے والے کافر و مرتد ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 6)

ان سب سے میل جول قطعی حرام ہے ان سے سلام کلام حرام انہیں پاس بٹھانا حرام ان کے پاس بیٹھنا حرام بیمار پڑیں تو ان کی عیادت حرام۔ مرجائیں تو مسلمانوں کا سا انہیں غسل و کفن دینا حرام، ان کا جنازہ اُٹھانا حرام (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 6 صفحہ 90)

## احرار کیا ھیں......؟

روزنامہ زمیندار لکھتا ہے۔

اللہ کے قانون کی پہچان سے بے زار<br>
اسلام اور ایمان اور احسان سے بے زار<br>
ناموس پیمبر کے نگہبان سے بے زار<br>
کافر سے موالات مسلمان سے بے زار<br>
اس پر ہے یہ دعویٰ کہ ہیں اسلام کے احرار<br>
احرار کہاں کے یہ ہیں اسلام کے غدار<br>
پنجاب کے احرار اسلام کے غدار<br>
بیگانہ یہ بدبخت ہیں تہذیب عرب سے<br>
ڈرتے نہیں اللہ کے غضب سے<br>
مل جائے حکومت کی وزارت کسی ڈھب سے<br>
سرکار مدینہ سے نہیں ان کو سروکار<br>
پنجاب کے احرار اسلام کے غدار

(اخبار زمیندار 21 اکتوبر 1945ء صفحہ 6)

مولانا مودودی صاحب فرماتے ہیں:-

”اس کاروائی سے دو باتیں میرے سامنے بالکل عیاں ہوگئیں یہ کہ احرار کے سامنے اصل سوال تحفظ ختم نبوت کا نہیں ہے بلکہ نام اور سہرے کا ہے اور یہ لوگ مسلمانوں کے جان و مال کو اپنی اغراض کے لئے جوئے کے داؤ پر لگا دینا چاہتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ رات کو بالاتفاق ایک قرارداد طے کرنے کے بعد چند آدمیوں نے الگ بیٹھ کر ساز باز کیا ہے۔ اور ایک، دوسرے ریزولیشن بطور خود لکھ لائے ہیں میں نے محسوس کیا کہ جو کام اس نیت اور ان طریقوں سے کیا جائے اس میں کبھی خیر نہیں ہو سکتی اور اپنی اغراض کیلئے خدا اور رسولؐ کے نام سے کھیلنے والے جو مسلمانوں کے سروں کو شطرنج کے مہروں کی طرح استعمال کریں اللہ کی تائید سے کبھی سرفراز نہیں ہو سکتے“۔

(روزنامہ تسنیم لاہور۔ 2/جولائی 1955 صفحہ 3 کالم 5-4)

یقیناً یہی اغراض ہندوستان میں سرگرم احراریوں کے ہیں اس کے علاوہ مسلمانوں کے مذہبی و سماجی و رفاحی کام ان کے مدنظر بالکل نہیں ہیں۔

## احرار لکیر کے فقیر::

احراری آج کل جو اعتراضات کر رہے ہیں یہ وہی اعتراضات ہیں جو ان کے آقاؤں نے 75 سال پہلے کئے تھے اور جماعت احمدیہ نے ان بے بنیاد الزامات کے کئی بار مدلل جوابات دیئے ہیں۔ اور جماعتی لٹریچر میں ان بے بنیاد الزامات کے جوابات موجود ہیں۔ لیکن جن کی آنکھوں میں تعصب اور تنگ نظری کے پردے پڑے ہوں وہ کیا حق و باطل میں فرق کر سکیں گے۔ اسی لئے کئی سال پہلے حقیقت حال بیان کرنے والوں نے صحیح نظریہ پیش کیا، لکھا ہے:-

”حُرَ بمعنیٰ آزاد عربی زبان کا لفظ ہے اس کی جمع احرار ہے۔ پنجاب میں ایک جماعت قائم ہوئی تھی۔ اس کا صدر مقام لاہور رہا ہے۔ شروع شروع میں یہ فعال جماعت تھی۔ تحریک کشمیر ختم ہوئی تو اس کی عملی سرگرمیاں بھی ختم ہوگئیں۔ مگر دفتر باقاعدہ رہا۔ اور احکام برابر جاری ہوتے رہے۔ لیکن نصب العین کوئی نہ تھا۔ اور نہ کوئی لائحہ عمل اس لئے جملہ احکام ہوائی توپیں ثابت ہوئیں۔ نصب العین پوچھو تو کوئی نہیں صرف لکیر کے فقیر ہیں اور لفظ ”احرار“ کی مالا جپ رہے ہیں۔ کوئی پوچھے کہ کانگریسی ہو تو کہتے ہیں۔ کانگرسی کیا ہیں؟ کانگرسیوں کے کرتا دھرتا مہاتما گاندھی یہی غنیمت سمجھتے ہیں کہ زیر سایہ برطانیہ کم از کم سول اتھارٹی ہی مل جائے۔ مگر ہم مکمل آزادی چاہتے ہیں۔ کوئی پوچھے کہ لیگی ہو تو کہتے ہیں نہیں۔ ہم تو سارے ہندوستان پر حکومت الٰہیہ چاہتے ہیں۔ اگر کوئی سر پھرا کہدے کہ کچھ کر کے بھی دکھایئے تو فرماتے ہیں کہ ہندو قوم ساری کانگریس کے ساتھ ہے اور مسلمان قوم تمام کی تمام لیگ سے جا ملی ہے ہم کریں تو کیا کریں؟“ (روزنامہ زمیندار 21 فروری 1949)۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم<br>
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

نہ احراری حکومت الٰہیہ قائم کر سکے اور نہ ہی سیاسی روٹیاں کھانے کو ملیں۔ بالآخر پیٹ کی بھوک بجھانے کیلئے ایک الٰہی جماعت کو کافر قرار دیکر روزی اور روٹی کمانے لگے۔ اور اب تو خدا کا خوف ان کے دلوں سے بالکل ختم ہو چکا ہے۔ اپنے پیٹ پالنے کیلئے مردوں کی عزت و احترام ان کے دل سے ختم ہوگئی ہے۔ احراریوں کا آلہ کار اخبار ”گواہ“ حیدرآباد لکھتا ہے۔

”سہارنپور کے مسلمانوں میں موجزن جذبہ تحفظ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم نے قادیانیوں کے جنازے کو مسلم قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا“

(ہفت روزہ گواہ حیدرآباد 17-11 مارچ 2005ء)

ان احراری مولویوں کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت بھی بھول گئی کہ آپ ایک یہودی کی میت کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے کہا گیا یا رسول اللہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا کیا یہ انسان نہیں ہے۔

جیسا کہ میں پہلے ذکر کر آیا ہوں ان لوگوں کا مذہب اسلام سے تعلق کم ہے۔ یہ صرف مذہب کے نام پر اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے مجلس احرار کی 75 سالہ یوم تاسیس لدھیانہ میں منعقد کی جس میں انہوں نے ایک قرارداد پاس کی جس میں انہوں نے کئی سیاسی جوڑ توڑ پاس کئے ان میں سیاسی کرسی حاصل کرنے کیلئے یہ بھی پاس کیا کہ

”آنے والے لوک سبھا انتخابات سے مجلس احرار کو مکمل سیاسی پارٹی کے طور پر ملک بھر میں قائم کیا جائے“

”قادیانیوں کی حمایت کرنے والی تمام سیاسی جماعتوں کا مسلمان بائیکاٹ کریں“

(ہفت روزہ گواہ حیدرآباد 10-04 فروری 2005ء)

لوک سبھا انتخابات میں بھی کامیابی نہ ملی اور نہ سیاسی پارٹی اب تک بنانے کی توفیق ملی۔ اور جہاں تک جماعت احمدیہ کا سیاسی پارٹیوں کی حمایت کا تعلق ہے ان پر واضح کر دینا ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ کوئی سیاسی جماعت نہیں ہے کہ ہمیں کسی سیاسی جماعت کی حمایت کی ضرورت پیش آئے۔ جماعت احمدیہ ایک خالص مذہبی جماعت ہے جس کی تائید و حمایت خود خدا تعالیٰ کر رہا ہے اسی لئے احراری سیاسی پارٹی اور پاکستانی حکومت جماعت کا کچھ نہیں بگاڑ سکی۔ سن 1953ء میں جب ان احراریوں نے پاکستان میں اینٹی احمدیہ فسادات کروائے تو ان فسادات کی عدالتی تحقیق ہوئی۔ چھان بین کے بعد تحقیقاتی عدالت کے ججوں نے جو رپورٹ مرتب کی اُس میں لکھا:-

”احرار کے رویہ کے متعلق ہم نرم الفاظ استعمال کرنے سے قاصر ہیں۔ ان کا طرز عمل بطور خاص مکروہ

باقی صفحہ نمبر (15) پر ملاحظہ فرمائیں

## وصایا

منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے (سیکرٹری مجلس کار پرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت 15802:: میں رشیدہ بیگم زوجہ سید محمود احمد قوم سید پیشہ امور خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ بنجارہ ہلز ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش مورخہ 12.8.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات 20 تولے قیمت 90,000 نقرئی زیورات 160 گرام 1300 روپے۔ مہر خاوند سے وصول ہو چکا ہے 7500 روپے والدین کی طرف سے ترکہ جائیداد ملنا ہے اس کی ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید محمود احمد — الامۃ رشیدہ بیگم — گواہ احمد عبد الحکیم

وصیت 15803:: میں علی خان ولد کالو خان قوم پٹھان عمر 70 سال تاریخ بیعت 1966 ساکن چڑہ گھر ڈاکخانہ کشن گڑھ ضلع اجمیر صوبہ راجستھان مورخہ 7 جنوری 05 کو وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے منقولہ جائیداد میں قطعہ زمین 4 بیگا کنکلانا میں ہے جس کی قیمت ایک لاکھ روپے ہے نیز چڑا گھر ساکن کشن گڑھ میں تقریباً 196 گز زمین ہے جس کی موجودہ قیمت ساٹھ ہزار روپے ہے۔ میں فی الحال ضعیفی عمر کی وجہ سے بے کار ہوں کوئی معین ماہانہ آمد نہیں ہے کبھی کبھی مچھلی پکڑ کر فروخت کرتا ہوں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ناصر احمد زاہد — العبد علی خان — گواہ میر عبد الحفیظ

وصیت 15804:: میں v.m لیاقت علی ولد وی ایم محمد شافعی قوم مسلم پیشہ تجارت عمر 28 سال تاریخ بیعت 28.04.02 ساکن پالگھاٹ ڈاکخانہ پرائری ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ مورخہ 14.01.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے 39 سینٹ زمین موجودہ بازاری قیمت مبلغ 97500 روپے۔ ایک پرانی جیپ قیمت موجودہ -/35000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایس ایم بشیر الدین — العبد v.m لیاقت علی — گواہ ٹی محمد منزل

وصیت 15805:: میں نجمہ منور زوجہ منور احمد قوم ہندوستانی پیشہ خانہ داری عمر 42 سال تاریخ بیعت 1983 ساکن سکندر آباد ڈاکخانہ سکندر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش مورخہ 04-10-10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے زیور طلائی ۲۲ کیرٹ : لچھا ساڑھے تین تولہ قیمت 21000 روپے۔ جھمکے ڈیڑھ تولہ قیمت 9000 روپے۔ انگوٹھی تین گرام 1800 روپے۔ کانوں کے ٹاپس 5 گرام 3000 روپے زیور چاندی 500 گرام 4500 روپے۔ حق مہر 1100 روپے۔ میرا گزارہ خورد ونوش ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ منور احمد — الامۃ نجمہ منور — گواہ یاسمین امۃ القدوس

وصیت 15806:: میں رشید احمد صدیق ولد محمد یوسف قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن مینگلور ڈاکخانہ بندر مینگلور ضلع مینگلور صوبہ کرناٹک مورخہ 17.12.04 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق — العبد رشید احمد صدیق — گواہ محمد ۔۔۔ ولد عبد الرشید مرحوم

وصیت 15807:: میں اے رحیمہ علی زوجہ پی ایم محمد علی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 42 سال تاریخ بیعت 1980 ساکن ٹرپی ڈاکخانہ کے کے نگر ضلع ٹرپی صوبہ تمل ناڈو مورخہ 11.2.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 2500 روپے جو کہ بہت پہلے وصول کر چکی ہوں۔ زیور طلائی 94 گرام ۲۲ کیرٹ قیمت 47000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/250 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق — الامۃ اے رحیمہ علی — گواہ پی ایم محمد علی

وصیت 15808:: میں محمد یونس ولد پی ایم محمد علی قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن ٹرپی ڈاکخانہ کے کے نگر ضلع ٹرپی صوبہ تمل ناڈو مورخہ 11.2.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد جیب خرچ ماہانہ 100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق — العبد محمد یونس — گواہ پی ایم محمد علی

وصیت 15809:: میں قانتہ ثروت زوجہ پی ایم محمد علی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن ٹرپی ڈاکخانہ کے کے نگر ضلع ٹرپی صوبہ تمل ناڈو مورخہ 11.2.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے منقولہ جائیداد زیور طلائی 30 گرام قیمت 15000 روپے۔ میرا گزارہ آمد جیب خرچ ماہانہ -/100 ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق — الامۃ قانتہ ثروت — گواہ پی ایم محمد علی

وصیت 15810:: میں منصورہ صدیقہ زوجہ ظفر حسین قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن ساتان کولم ڈاکخانہ ساتان کولم ضلع ٹوٹوکورین صوبہ تمل ناڈو مورخہ 18.02.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد 640 اسکوئر فٹ زمین جو اماٹو چنئی میں واقع ہے جس کی موجودہ قیمت دو لاکھ روپے ہے۔ منقولہ جائیداد طلائی زیور 176 گرام اندازاً قیمت ایک لاکھ روپے ہے۔ حق مہر بیس ہزار روپے میں لے چکی ہوں۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق — الامۃ منصورہ صدیقہ — گواہ اے ایم ایس شریف احمد

وصیت 15811:: میں فہمیدہ فردوس زوجہ نصیر الدین دہلوی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب مورخہ 9.3.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے حق مہر بذمہ خاوند 15000 روپے۔ زیور طلائی ۲۳ کیرٹ، ایک سیٹ پنچ کانٹے قیمت -/23540۔ ایک جوڑی ٹاپس 1.660 قیمت 1005 روپے، ایک انگوٹھی 4.80 گرام قیمت 2468 روپے، چار انگوٹھیاں 9.510 قیمت 5754 روپے، بالیاں ایک جوڑی 2.740 قیمت -/1658، زیور طلائی ۲۲ کیرٹ، ایک سیٹ ہار کانٹے انگوٹھی 25.800 گرام قیمت 15222 روپے۔ ایک ہار ۲۲ کیرٹ 17.820۔ قیمت 10514 روپے۔ ایک ہار موتیوں والا 10.500 قیمت 6195 روپے۔ تین کوکے 0.350 قیمت 207 روپے۔ کل وزن 111.370 قیمت 66.473۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبد اللطیف سندھی — الامۃ فہمیدہ فردوس — گواہ نصیر الدین دہلوی

وصیت 15812:: میں محمود وی پی ولد وی پی ابراہیم قوم مسلم پیشہ تجارت عمر 64 سال تاریخ بیعت 15.5.75 ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی آر ایس ضلع کنور صوبہ کیرلہ۔ مورخہ 20.1.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم علی کنجو — العبد وی پی محمود — گواہ پی ایم حبیب الرحمٰن

وصیت 15813:: میں شیخ چاند ولد شیخ ابراہیم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال تاریخ بیعت 22.2.05 ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خردہ صوبہ اڑیسہ مورخہ 22.2.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر

منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے آبائی مکان 40 ڈسمل قیمت 300000 روپے۔ (اسمیں چھ بھائیوں کا حصہ ہے) کھیت 247 ڈسمل (اس میں بھی چھ بھائیوں کا حصہ ہے)۔ قیمت 75000 روپے۔ کھیت 253 ڈسمل (اس میں بھی چھ بھائیوں کا حصہ ہے) قیمت -/75000 خاکسار کے چھ بھائی اور دو بہن اس میں حصہ دار ہیں ابھی جائیداد تقسیم نہیں ہوئی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2895 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پیر محمد کاٹھات — العبد شیخ چاند — گواہ محمد عبد الحق انسپکٹر وقف جدید

**وصیت 15814::** میں ماریہ اکبر بنت چودھری محمد اکبر قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب مورخہ 5.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی کانوں کی جھمکیاں پانچ گرام قیمت اندازاً -/3000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ چوہدری محمد اکبر — الامۃ ماریہ اکبر — گواہ ڈاکٹر محمد عارف

**وصیت 15815::** میں قانتہ اکبر بنت چودھری محمد اکبر قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب مورخہ 5.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ یوٹی آئی بانڈ 747، اس کے منافعے پر حصہ آمد ادا کروں گی۔ زیور طلائی ایک عدد انگوٹھی تین گرام قیمت 2000 روپے۔ ایک جوڑی کانوں کی جھمکیاں وزن پانچ گرام قیمت -/3000 کل پانچ ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد ماہانہ 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ چوہدری محمد اکبر — الامۃ قانتہ اکبر — گواہ ڈاکٹر محمد عارف

**وصیت 15816::** میں ظلمت نساء زوجہ محمد لائس قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت ستمبر 1991 ساکن فورٹ کوچین ڈاکخانہ فورٹ کوچین ضلع ایرناکلم صوبہ کیرالہ مورخہ 13.10.04 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ بالیاں 6 گرام ہار 2 گرام انگوٹھی 4 گرام کل 12 گرام قیمت 6120 روپے مہر 125 روپے۔ کل 6245 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد اسماعیل الپی — الامۃ ظلمت النساء — گواہ کے اے اقبال


نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Omaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
جلسہ سالانہ قادیان کے مہمانان کرام کیلئے مبارک تحفہ
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
سونے و چاندی کی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
الفضل جیولرز ربوہ
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
Alfazal Jewellers
Rabwah
چوک یادگار حضرت اماں جانؓ ربوہ فون 04524-211649, 04524-613649

Som Book Store
Contact for All Kinds of Education, Religious Books and Stationary, etc.
College Road Qadian-143516
Ph. 01872-220614 Dt. Gurdaspur (Pb.) Ph. 01872-220614


بقیہ صفحہ ( 13 )

اور قابل نفرین تھا۔ اس لئے کہ انہوں نے ایک دنیاوی مقصد کیلئے ایک مذہبی مسئلہ کو استعمال کر کے اسی مسئلہ کی توہین کی''۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ 277)

نیز منصف مزاج فاضل ترین ججوں نے غور و خوض کے بعد لکھا:-

'' اسلام ان کیلئے ایک حربہ کی حیثیت رکھتا ہے جسے وہ کسی سیاسی مخالف کو پریشان کرنے کیلئے جب چاہتے بالائے طاق رکھ دیتے اور جب چاہتے اٹھا لیتے کانگریس کے ساتھ سابقہ پڑنے کی صورت میں: ان کے نزدیک مذہب ایک نجی معاملہ تھا اور نظریہ قومیت کے پابند تھے لیکن جب لیگ کے خلاف صف آراء ہوتے تو ان کی واحد مصلحت اسلام تھی۔ جس کا اجارہ انہیں خدا کی طرف سے ملا ہوا تھا۔ ان کے نزدیک لیگ اسلام سے بے پرواہ ہی نہ تھی بلکہ دشمن اسلام بھی تھی ان کے نزدیک قائد اعظم ایک کافر اعظم تھے'' (رپورٹ تحقیقاتی عدالت 273)

پھر لکھا ہے:-

''یہ یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اب احراریوں نے احمدیوں کے خلاف نزاع کو اپنے اسلحہ خانہ سے ایک سیاسی حربے کے طور پر باہر نکالا اور جو واقعات اس کے بعد پیش آئے وہ اس امر کے بین شہادت ہیں کہ وہ سیاسی جماعت کی حیثیت سے نہایت فہیم و چالاک ہیں۔ انہوں نے سوچا کہ اگر عوام کے جذبات کو احمدیوں کے خلاف برانگیختہ کردیں گے تو کوئی ان کی مخالفت کی جرات نہیں کرے گا۔ اور ان کی اس سرگرمی کی جتنی بھی مخالفت کی جائے گی اس قدر وہ ہر دلعزیز اور مقبول عام ہو جائیں گے اور بعد کے واقعات سے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کا یہ مفروضہ بالکل صحیح تھا۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ 275)

یہی حربے آزماتے ہوئے ان احراریوں نے 1974 میں یہ مسئلہ پاکستان کی قومی اسمبلی میں رکھکر احمدیوں کو پاکستان میں دنیادار اور اخلاق سے گرے ہوئے ارکانِ اسمبلی اور سیاسی ملاؤں کی موجودگی میں Non muslim قرار دیا۔ لیکن کیا یہ احراری اُس کے بعد اپنی سیاست میں وہاں کامیاب ہوئے؟ ہرگز نہیں۔

ان کے اس حربے سے جماعت احمدیہ بجائے کمزور ہونے کے اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے اور مضبوط ہوتی چلی گئی اب تو بفضلہٖ تعالیٰ دنیا کے 180 ممالک میں اپنی مضبوط بنیادیں قائم کر چکی ہے۔ اب انہوں نے ایک طرف سیاست کا سہارا لیکر دوسری طرف مذہبی جنونی بن کر تحفظ ختم نبوت کے نام پر ہندوستان میں بھی اپنی سرگرمیاں تیز کی ہوئی ہیں۔ اور مسلمانوں میں سستی شہرت حاصل کرنے اور پیسہ بٹورنے کیلئے کئی قسم کے حربے آزمائے جا رہے ہیں۔ جیسا کہ احراریوں کے آلۂ کار اخبار گواہ کے ایڈیٹر نے ایک مولوی کی اصلیت کو بڑی حیرت سے قلم بند کیا ہے۔

'' میں حیرت کے ساتھ مولانا کو دیکھتا رہ گیا کیونکہ یہ وہی مولانا ہیں جو مختلف مقامات پر تقاریر کرتے ہیں اور فتنہ قادیانیت کے خطرات سے مسلمانوں کو آگاہ کرتے ہیں۔ اور اسی نام پر اچھے خاصے فنڈز بھی حاصل کر لیتے ہیں۔

(ہفت روزہ گواہ حیدر آباد 17-11 / مارچ 2005ء)

## چوں چوں کے مربے::

سیاست 15 ستمبر 1931 نے لکھا:-

'' آٹھ اور آٹھ سولہ دن ہوئے کہ پنجاب میں ایک نئی پارٹی نے جنم لیا ہے۔ قارئین کرام اس چوں چوں کے مربے سے بخوبی واقف ہوں گے کہ اس میں کون کون اُلو باٹے اکٹھے ہوئے ہوئے ہیں۔

اس کا نام ہے '' مجلس احرار'' یہ جماعت معرض ظہور میں کیوں آئی اس کا جواب دینا ضروری ہے اس کے شرکاء وہ لوگ ہیں جو کبھی ملی کانگریس کے دامن سے وابستہ تھے۔ ان کے باپو گاندھی جی مہاراج کی کرپا سے انہیں بھوجن اور پوشن مل جایا کرتا تھا لیکن جہاں کانگریس کا کام تمام ہوا کانگرس سے انہیں طلاق مل گئی اور ان کا روزینہ بند ہو گیا۔

کانگرس سے الگ ہو کر ان کے پاس سوائے ازیں کوئی چارہ کار نہ تھا کہ پیٹ کی آگ بجھانے کیلئے کوئی نیا پھندا پھیلائیں۔ لہٰذا انہوں نے مجلس احرار اسلام کی طرح ڈالی..... عوام حیران ہیں کہ آخر ان احراریوں کو کیا ہو گیا جو یکدم مہاراجہ (کشمیر) کے اشارے پر ناچنے لگ گئے۔ کسی نے خوب کہا ہے کہ:

اے زر تو خدا نیست ولیکن بخدا
ستار العیوب وقاضی الحاجاتی
ان کی بلا سے قوم جہنم میں جائے یا کسی گھائی میں
گرے انہیں اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے''

(سیاست 15 ستمبر 1931ء صفحہ 3)

پس مجلس احرار (دیوبندی) جو اتحاد کا دعویٰ کر کے نہ صرف معصوم مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں بلکہ مسلمانوں سے فنڈز اکٹھی کر کے اپنے پیٹ پال رہے ہیں۔ ان کو ہم یہی کہیں گے تمہاری یہ مخالفت اور جھوٹا پروپیگنڈہ بھی جماعت احمدیہ کی ترقی کا ہی باعث بنے گا کیونکہ جماعت احمدیہ کی 115 سالہ تاریخ گواہ ہے جماعت احمدیہ کی جس قدر مخالفت ہوئی اس قدر ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ حقیقی اسلام کی ترقی ہوئی۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی ہوتی چلی جائے گی۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان مخالفین کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

ترے مکروں سے اے جاہل مرا نقصاں نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے

❀❀❀

اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور اپنے دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں یہ بھی تبلیغ کا ایک ذریعہ ہے

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 | Tuesday | 26th Jan 2006 | Issue No. 4

SUBSCRIPTION
ANNUAL Rs. 250/-
By Air 20 Pounds Or 40 U.S. $
30 Euro
By Sea 10 Pounds Or 20 U.S. $

**آج اگر کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام خاتم النبیین کی صحیح پہچان ہے تو وہ احمدی ہے۔ آج اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں پر کوئی چلنے والے کوئی ہیں تو وہ احمدی ہیں اور یہ سب اس وجہ سے ہے کہ قرآن مجید اور احادیث کی رُو سے آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں اس کا صحیح فہم اور ادراک عطا فرمایا ہے**

**پس چاہئیے کہ سب مسلمان اس چشمہ سے فیض پائیں**
**جس کو آنحضرت صلی اللہ سے عشق کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے فیض کا منبع ٹھہرایا ہے اور اپنا محبوب بنایا ہے**

# آج آپ ہیں جنہوں نے خاتم النبیین اور محسنِ انسانیت کے صلح، آشتی اور محبت کے پیغام کو مشرق میں بھی پہنچانا ہے اور مغرب میں بھی پہنچانا ہے اور شمال میں بھی پہنچانا ہے اور جنوب میں بھی پہنچانا ہے اور تمام دنیا کے ہر انسان کو اپنے پیدا کرنے والے خدا کی پہچان کروانے کے لئے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑنا

## خلاصہ اختتامی خطاب سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ قادیان ۲۸ دسمبر ۲۰۰۵ بمقام قادیان

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور نے آیت کریمہ

ماکان محمد ابا احدمن رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیئی علیما کی تلاوت کی پھر فرمایا۔

اس زمانے میں جبکہ جماعت احمدیہ کے تقریباً تمام دنیا میں پھیل جانے کی وجہ سے اور میڈیا کی وجہ سے بھی اور گذشتہ دس گیارہ سال سے ایم ٹی اے کی وجہ سے بھی احمدیت کا تعارف اللہ کے فضل سے دنیا کے کونے کونے میں ہو چکا ہے۔ اور اگر کسی جگہ ان ذرائع سے تعارف نہیں ہوا تو غیر از جماعت ملاں نے ہمارے خلاف زہر اگل کر یہ تعارف کروا دیا ہے اس کا فائدہ ملاں کو تو ہوا یا نہیں لیکن جماعت کی تبلیغ خوب ہو رہی ہے بعض ملکوں میں احمدیوں کے خلاف ظالمانہ سلوک ہوتا ہے۔ اس کی رپورٹنگ میڈیا کی وجہ سے دنیا کے کونے کونے میں پہنچ جاتی ہے فرمایا مغربی دنیا ہو یا دوسری دنیا کے ممالک ہر جگہ لوگ یہ جان گئے ہیں کہ ملاں احمدیت کے خلاف فضا قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جہاں بھی دورے پر جاؤ اخبار نویسوں کے علاوہ جن شخصیات سے بھی ملو وہ یہ ضرور پوچھتے ہیں کہ تمہارے میں اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے۔ کیوں تمہارے خلاف دوسرے مسلمان ہیں۔

فرمایا ہمارے خلاف جو لوگ ہیں ان میں سے اکثریت کو جماعت کے بارے میں صحیح علم ہی نہیں ہے صرف ملاں کے پیچھے چلنے کی وجہ سے اختلاف رکھتے ہیں فرمایا بہرحال ہم احمدیوں پر سب سے بڑا الزام یہ لگایا جاتا ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نعوذ باللہ ان سے بڑا اور آخری نبی تسلیم کرتے ہیں فرمایا یہ سراسر ایک الزام ہے جو احمدیوں پر لگایا جاتا ہے۔

فرمایا آج اگر کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام خاتم النبیین کی صحیح پہچان ہے تو وہ احمدی ہے۔ آج اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں پر کوئی چلنے والے ہیں تو وہ احمدی ہیں اور یہ سب اس وجہ سے ہے کہ قرآن مجید اور حدیث کی رو سے آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں اس کا صحیح فہم و ادراک عطا فرمایا ہے۔ فرمایا یہ الزام کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتے مخالفین اپنے خیال و زعم میں اس آیت کی روشنی میں کرتے ہیں جو میں نے تلاوت کی ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ محمد تمہارے جیسے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور سب نبیوں کا خاتم ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

فرمایا جماعت احمدیہ گذشتہ سو سال سے زائد عرصہ سے ان لوگوں کو سمجھا رہی ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سمجھا رہے ہیں کہ دیکھو تم جو خاتم النبیین کی تشریح کرتے ہو کہ اب کوئی نبی نہیں آسکتا اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے بلکہ خاتم کا مطلب مہر ہے اور یہی ہر جگہ لغات سے ثابت ہے۔

فرمایا یہ لوگ اب علمی بحث سے تو تنگ آچکے ہیں اپنے لٹریچر میں خاتِم اور خاتَم کی بحث میں پڑ گئے ہیں۔ ایک لغت میں آنحضرت ﷺ کے نام باہر صفحے پر لکھے ہوئے تھے وہاں بھی خاص طور پر زیر ڈال کر خاتِم لکھا ہوا تھا بلکہ بعض جگہ تو قرآن میں بھی تحریف کردی ہے کہ اس کا مطلب ہے ختم کرنے والا اور اب نبوت ختم ہوگئی فرمایا اس وقت میں یہ بیان کروں گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کی رو سے مقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح بیان فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں عربی سے ترجمہ ہے ”پس جان لے اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت دے کہ نبی محدَّث ہوتا ہے اور محدث نبی کی انواع میں سے ایک نوع کے حصول کی وجہ سے نبی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب نبوت میں سے اس کی ایک نوع باقی رہ گئی ہے اور وہ رؤیا صادقہ اور مکاشفات صحیحہ کی اقسام میں سے مبشرات ہیں اور وحی ہے جو خاص خاص اولیاء پر نازل ہوتی ہے اور وہ نور ہے جو دردمند قوم کے دلوں پر اپنی تجلی فرماتا ہے۔ پس اے کھرے اور کھوٹے میں تمیز کرنے والے اور بصیرت رکھنے والے سن کیا اس سے یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ باب نبوت کلی طور پر بند ہے بلکہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ایسی نبوت کاملہ جو وحی شریعت کی حامل ہو وہ منقطع ہو چکی ہے لیکن ایسی نبوت جس میں صرف مبشرات ہوں وہ قیامت تک باقی ہے اور کبھی منقطع نہیں ہوگی اور تجھے اس بات کا علم ہے اور تو نے کتب حدیث میں یہ بھی پڑھا ہے کہ رویائے صالحہ نبوت تامہ کا چھیالیسواں حصہ ہے پھر جب رویائے صالحہ کو یہ مرتبہ حاصل ہے تو پھر وہ کلام کتنا عظیم ہوگا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے محدَّثین کے قلوب پر نازل کیا جاتا ہے۔ پس جان لے اللہ تعالیٰ تیری مدد فرمائے کہ ہمارے کلام کا ماحصل یہ ہے کہ نبوت جزئیہ کے دروازے ہمیشہ کیلئے کھلے ہیں اور اس نوع میں مبشرات اور منذرات آتی ہیں جو امور غیبیہ پر مشتمل ہوتی ہیں یا لطائف قرآنی اور علوم لدنی سے انکا تعلق ہوتا ہے لیکن نبوت کاملہ تامہ جو وحی کے تمام کمالات کی جامع ہے ہم اس کے منقطع ہونے پر اس دن سے ایمان لاتے ہیں جب سے یہ آیت قرآنی نازل ہوئی ماکان محمد ابا احدمن رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمایا تو یہ بات تو اسے سمجھ آئے گی جو کھرے اور کھوٹے میں تمیز رکھنے والا ہوگا جو صاحب بصیرت ہوگا ان بظاہر پڑھے لکھے لوگوں کی مخالفت کی وجہ یہ ہے کہ ان میں بصیرت ہی نہیں رہی ان میں اتنی عقل ہی نہیں رہی کہ کھرے اور کھوٹے میں تمیز کرسکیں۔ ان بظاہر پڑھے لکھے نام نہاد علماء سے تو وہ غریب ان پڑھ دیہاتوں کے رہنے والے بظاہر جاہل نظر آنے والے زیادہ صاحب فراست ونظر ہیں جنہوں نے اس نکتے کو سمجھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو پہچانتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آئے۔

فرمایا یہ نور فراست و بصیرت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملتا ہے۔ پس میں ان لوگوں کو یہ کہتا ہوں کہ اگر نیک دل ہیں تو احمدیوں کے خلاف شور شرابہ کرنے کی بجائے عقل استعمال کرتے ہوئے خدا کا خوف دل میں رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے آگے جھکیں اس سے مدد مانگیں کم علم مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی بجائے اگر دل میں خوف خدا ہے تو پھر اس بات کی تلقین کریں کہ زمانہ اس بات کا متقاضی ہے کہ مسیح و مہدی اور کسی مصلح کا نزول ہو اور اس زمانے میں ایک دعویٰ بھی موجود ہے اللہ سے یہ دعا مانگیں کہ تو ہماری رہنمائی فرما تاکہ ہم بھٹکے ہوؤں میں شمار نہ ہوں اور تیرے غضب کی پکڑ میں نہ آئیں ہم سے یہ سوال نہ ہو کہ جب میرا بھی تمہیں یہ حکم تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی واضح طور پر فرمادیا تھا کہ جب آنے والا آئے تو اسے میرا اسلام پہنچانا تو کیوں نہیں مانا پس اس طرح جب مسلمان دعا کریں گے اور رب سے راہ ہدایت مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ نیک نیتی سے دعا مانگنے والوں کی رہنمائی بھی فرماتا ہے۔

فرمایا عام طور پر یہ نظریہ علماء کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے کہ مسیح علیہ السلام دوبارہ آئیں گے ایک تو یہ علیحدہ مسئلہ ہے کہ وہ زندہ ہیں یا نہیں ہم تو بہرحال ان کو فوت شدہ تسلیم کرتے ہیں۔

لیکن جب وہ ان لوگوں کے نظریات کے مطابق دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو کیا وہ نبی نہیں ہوں گے۔ یہ تو زیادہ توہین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ آپ کی نبوت کے اختتام تک پہنچانے کیلئے آپ کی امت میں سے تو کوئی اس قابل نہ ٹھہرے اور بنی اسرائیل کے ایک نبی کی خدا کو مدد لینی پڑے گویا خدا تعالیٰ بھی مجبور ہوگیا کہ امت مسلمہ میں کسی کو یہ اعزاز نہ

باقی صفحہ نمبر (12) پر ملاحظہ فرمائیں